

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

چودھوال بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 جون 2019ء برداز ہفتہ بہ طابق 18 شوال 1440 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	ضمی مطالبات زریابت مالی سال 2018-19ء پر رائے شماری۔	12
4	میزانیہ بابت مالی سال 2019-20ء پر بحثیت مجموعی عام بحث۔	21

ایوان کے عہدیدار

اپیکر-----میر عبدالقدوس بننجو

ڈپٹی اپیکر-----سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی-----جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)-----جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر-----جناب احمد شاہواني



بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 22 جون 2019ء بروز ہفتہ بمناسبت 18 شوال 1440 ہجری، بوقت شام 05:15 بجھر منٹ پر زیر صدارت سردار ببرخان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہاں کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ أَغَيْرُ اللّٰهِ أَبْغَى رَبًا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ طَ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا حَ وَلَا
تَنْرُ وَإِرْرَةٌ وَزَرُّ أُخْرَى حَ ثُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ فَيَنْبَيِّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ح٢٦
وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَتٍ لَيْلَوْكُمْ فِي مَا
الْتَّكُمْ طِ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ طِ زَ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ط٢٧

﴿پارہ نمبر ۸ سورہ الانعام آیات نمبر ۱۲۵ اور ۱۲۶﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ تو کہہ کیا اب میں اللہ کے سواتلاش کروں کوئی رب اور وہی ہے رب ہر چیز کا اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اُس کے ذمہ پر ہے اور بوجھ نہ اٹھائے گا ایک شخص دوسرے کا پھر تمہارے رب کے پاس ہی تم سب کو لوٹ کر جانا ہے سو وہ جتنا ہے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ اور اُسی نے تم کو نائب کیا ہے زمین میں اور بلند کر دیئے ہیں تم میں درجے ایک کے ایک پر تاکہ آزمائے تم کو اپنے دینے ہوئے حکموں میں تیرا رب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبیلی): سردار مسعود علی خان صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبیلی: سردار یار محمد رند صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج سے تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبیلی: جناب انترحسین لانگو صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں): جناب اسپیکر! یہ public importance کی ایک بات کرنا چاہتا ہوں، شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! میں اتنا صرف کہنا چاہتا ہوں کہ میرا ایک سیکرٹری تھا جو ٹرانسفر ہوا ہے۔ ویسے اچھا نہیں لگتا ہے کہ میں اس فلور پر یہ بات کہوں لیکن اس نے بدزبانی کی میرے ساتھ اور میں نے اُس کو بارہالیٹر بھی لکھے، ہائی اتحارٹی کے نوٹس میں بھی لایا کہ یہ پالیسی کے خلاف جتنے بھی اس نے بُنس کیے ہیں، ہوم فلسرے سے ہو کے اس نے کیے ہیں جو میرے علم میں نہیں لائے۔ ڈائریکٹ فائلنگ کی ہے، ٹرانسفرز، پوسٹنگ کی ہے اور ایسی چیزیں جو سپینڈ لوگ تھے ان کو این اوئی جاری کیے گئے ہیں۔ جو میں نے خود لکھا تھا کہ آپ یہ نہ کریں۔ کہ اس پر میں کہتا ہوں کہ جو بدزبانی اور پالیسی کے خلاف جو بھی چیزیں اس نے کیے میں اس کو disown کرتا ہوں اور یہ مطالبہ کرتا ہوں میں تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بجٹ اجلاس ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اس کی بنیاد پر آپ ہمارے یہ تحریک استحقاق ہے یہ کمیٹی کے حوالے کر دیں اور ایک مکمل تحقیقات اس کی ہونی چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں آپ جمع کرادیں، انشاء اللہ ہم لوگ کر دیں گے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان (وزیر مکملہ خوراک): جو تحریک استحقاق جو ہمارے دوست لانا چاہتے ہیں میں اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ میں ان کی آفس گیا۔ پہلی چیز تو یہ کہ efficiency and discipline rule کے تحت آپ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بھی documents کسی پرائیویٹ کو نہیں دے

سکتے۔ میں by name بتا رہا ہوں خروٹی جو چھوٹی چڑیا والا ہے daily اُن کی دفتر میں بیٹھا ہوتا ہے وہاں ریکارڈ دیتا ہے اور سو شل میڈیا میں وہ ایک بلیک میڈر ہے وہ اُس کا شناختی کارڈ اور پاسپورٹ بلاک ہو چکا ہے اس کا کینٹ میں داخلے پر پابندی ہے اس پر کیسز ہیں، openly وہ آتا ہے سیکرٹریٹ میں، میں نے ہر پارٹی کے علم میں بھی لایا ہوں کہ مختلف دفتروں میں بیٹھ کے وہ ڈاؤنمنٹس حاصل کرتا ہے اور ہمارے لوگوں کو سول بیور و کریٹس کو اور دوسروں کے سو شل میڈیا پر بے عزتی ہوتی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ بحث سیشن ہے آپ لوگ تشریف رکھیں تاکہ کارروائی کو آگے چلائیں۔

وزیر مکملہ زراعت و کوآپریٹوں: جناب آپ ریفر کر سکتے ہیں استحقاق کمیٹی کے through اس کو کر سکتے ہیں کہ اس پر تحقیقات ہونی چاہیے آپ بتادیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے۔ ملک صاحب! میرے خیال میں ہم لوگ کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں ہم پہلے دن کہہ رہے تھے کہ بحث اجلاس جس دن بحث پیش ہو رہا تھا پوابنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن آج چونکہ اس پر بحث ہونے جارہا ہے، ہمارے تمام وزراء صاحبان جو ہیں ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنے حکوموں سے نالاں ہیں۔ اور شاید ان سارے مشکلات اور مسائل ان کو وہاں بھی ہیں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) بجائے اس کا کہ وہ کامیونہ میں بیٹھ کے ایسے چھوٹے چھوٹے مسئلے وہاں حل کریں اس کیلئے میرے خیال میں اسمبلی کے فلور پر آج اہم بحث اجلاس ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! بھی کارروائی کی طرف آتے ہیں آپ صحیح فرمارہے ہیں آج کے دن ہمیں کارروائی کی طرف آنا چاہیے۔ order in the House ضمنی مطالبات زر بابت مالی سال

19-2018ء پر رائے شماری۔ حاجی صاحب۔۔۔ (ماغلٹ)

جناب ثناء اللہ بلوچ: جناب اسپیکر! یہ جواہی گیا ہے یہ روں 116 کے خلاف ہے۔

آج آپ تخمینہ جات میزانیہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے چیمبر میں جمع کرادیں جو مجھ سے ہو سکے گا وہ میں کراں گا انشاء اللہ۔ انہوں نے میرے چیمبر میں درخواست جمع کرائی ہے۔ آپ لوگ تشریف رکھیں تاکہ کارروائی کو آگے چلائیں۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! قانون بالکل واضح ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ایسی بات نہیں ہے میں آپ سب کیلئے اسپیکر ہوں۔ کوئی وہ issue نہیں ہے حاجی صاحب میں غیر جاندار ہوں ابھی تک جو میں نے کیا ہے انشاء اللہ کسی کو اعتراض نہیں ہو گا۔ ثناء بھائی کوئی

اعتراض ہے آپ لوگوں کا۔۔۔ (مدخلت-شور)

حاجی محمد نواز کا کڑ: اُس دن جو اجلاس چل رہا تھا اُسی دن میں نے بات کی۔ اس پر بھی کوئی شنوائی آج تک نہیں ہوئی ہے۔ ہمارے علاقے میں جو جتنے بھی آفیز ہیں گورنمنٹ کے کارندے ہیں وہ ہماری کوئی بات نہیں سنتے ہیں۔ پانچ مہینے سے۔ میں مسلسل ڈی سی کو ٹیلی فون کر رہا ہوں اور ڈی سی کو مسلسل انہیں لوگوں نے پابند سلاسل کر رکھا ہے کہ آپ نے ان کو کوئی ریلیف نہیں دینی ہے۔ نہ ان کا کچھ سننا ہے نہ اس کا کوئی کام کرنا ہے۔ لہذا یہ میرا استحقاق ہے کہ ڈی سی بھی ہمارا ٹیلی فون اٹینڈنٹ نہیں کرتا ہے۔ کیا ہماری اسمبلی کے ارکان کی اتنی سی حیثیت رہ گئی ہے؟ یہاں اسمبلی فلور پر اگر ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تو کہاں جائیں؟ گورنمنٹ پیغمبر بھی آج یہاں آ کر کے اپناروناروتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے استحقاق سیکرٹری نے مجروح کیا ہے۔ سیکرٹری کے منہ پر جب آپ وہ پٹی باندھ دیتے ہیں۔ اُس کو کہتے ہیں کہ آپ نے یہ کرنا ہے یہ نہیں کرنا ہے۔ کیا وہ کوئی ایسا باندھا ہوا بندھ ہے؟ اُس کا کوئی ضمیر نہیں ہے؟ اسی بلوچستان کے لوگ ہیں۔ ڈی سی کو بھی انہوں نے پابند کیا ہے۔ اُسی کو بھی انہوں نے کہا ہے کہ آپ نے کچھ نہیں سننا ہے اور آپ نے کچھ کرنا بھی نہیں ہے اور ہمارے حلقے میں کھلم کھلا مدراحت اس طرح کر رہے ہیں کہ ایک دشمن دشمن کے حلقے میں مداخلت کرتے ہیں۔ لہذا سکو جو ہے آپ لوگ کہیں کہ بھائی آپ کیوں کر رہے ہیں؟۔ میں تو آپ سے مخاطب ہوں۔ آپ سے کہہ رہا ہوں آپ کو کہہ رہا ہوں آپ کے وساطت سے یہ بات پوچھ رہا ہوں۔ یہ لوگ تو سنتے نہیں ہے جو سنتے ہیں وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ جام صاحب کو بات کہو وہ نہ پڑتا ہے طفرا کہ آپ کہتے رہو ہم کچھ کریں گے بھی نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں! بجٹ پر بات کرتے ہیں حاجی صاحب۔ Order in the House۔ بس ابھی آپ تشریف رکھیں۔ ملک صاحب! کارروائی کو آگے لے جاتے ہی میرے خیال سے دیکھتے! اسی میں ہمارا سارا دن گزر جائیگا۔

جناب اصغر خان اچکزی: ہم یہاں کسی کی گپڑی کو کیوں اچھا لیں۔ جناب اسپیکر! میں ایک بات اس فلور پر آن دی ریکارڈ کہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ کا جو ڈپٹی کمشنر ہے میرے خیال میں ہر لحاظ سے اپوزیشن سے لے کر حکومتی پیغمبر تک اس بلوچستان میں ہر کسی نے کوشش کی کہ وہ اس کا ڈسٹرکٹ ڈپٹی کمشنر بن جائے۔ ایمانداری کے لحاظ سے اس کا گرفت کے حوالے سے اور ایک بات میں اس فلور پر خدا کو حاضر و ناظر جان کے کہتا ہوں حاجی صاحب یہ ثابت کر لے کہ ہم نے حاجی صاحب کے فنڈ میں ایک روپیہ کا اسکیم اگر جام صاحب کو بولا ہو، ہم

نے اگر ظہور جان کو بولا ہو، تم نے کسی کو بولا ہو تو یہ ہمارا جتنا بھی فنڈ ہے یہ سب ان کے حوالے ہے۔ یہ خدا کی حضور بھی میں کہتا ہوں اور اس فلور پر بھی کہتا ہوں۔ اور جہاں تک ڈپٹی کمشٹ خوا مخواہ ہم کسی کی پیگڑی کیوں اچھالیں نہیں یہ غلط ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House. اب کسی کو بات کرنے کی اجازت نہیں ہے۔
جی نواب صاحب۔

نواب محمد اسلم خان رئیسیانی: اتحاری اور جو سول بیور و کریسی ہے ان کے ساتھ کام کرتے ہیں there یعنی آج اس طرح معلوم ہو رہا ہے کہ اتحاری گورنمنٹ کے خلاف بات کر رہی ہے تو یہ are Goverment کس قسم کا گورنمنٹ ہے کہ ان کو اپنے اختیارات کا کچھ پتہ نہیں ہے ان کو اپنے سول بیور و کریسی کے ساتھ کس طرح تعلقات رکھنے ہیں ان کو وہ پتہ نہیں ہے تو یہ کس طرح گورنمنٹ چلاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر قاعدہ 1117 اگر جناب آپ کے سامنے ہے اسمبلی میں مزانیہ میں مندرجہ ذیل تین مراحل میں کارروائی کی جائیگی نمبر 1 بحثیت مجموعی مزانیہ سے متعلق بحث نمبر 12 یہی اخراجات پر بحث جو صوبائی مجموعی فنڈ واجب ادا ہوں اور نمبر 3 دیگر اخراجات کے لئے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری اب اتنے واضح قانون کے مطابق ایک دم سے بغیر جمعیت کے بغیر سنے بغیر اس پر ایک دم سے یہ کہہ دینا کہ جی مطالبات زر کو پیش کیا جائے اور اس پر۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: اس پر بحث ہو گی بحث پر بحث ہو گی جناب اسپیکر صاحب روں 117 کے تحت آپ آج بحث پر بحث کا آغاز کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آج تو یہ ضمنی مطالبات زربابت مالی سال 19-2018 ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب یہ قانون کے مطابق نہیں، تخفیف زر کا 121 ہے جناب اگر ملاحظہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء اللہ بلوچ صاحب یہ سپلینٹری جو سوالات ہیں۔

قائد حزب اختلاف: کوئی بھی ہو تخفیف زر تو بھی سپلینٹری میں آتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: روں 117 واضح ہے کہ:

That the budget shall be dealt with by the assembly in three stages namely;

1. Discussions relevant to the budget as a whole.

2. Discussion on expenditure charged upon the provincial consolidated fund.

3. Discussion and voting of demands of grants.

اگر آپ پھر بھی insist کرتے ہیں، حکومت، کہ ہم 2018ء اور 2019ء کے بجٹ میں اس پر بحث کریں گے، آپ کے پاس دوپی ایس ڈی پیز ہیں ایک low quality ایس ڈی پی کل پرسوں جو ہمیں دی گئی تھی ایک یہ ہے جو نیا پی ایس ڈی پی ہے ایک پرانی پی ایس ڈی پی ہے 19-2018ء۔ جناب اسپیکر! اس کے آخری صفحے پر جائزیں رول کے تحت، قانون کے تحت ویسے بھی میں ابھی آپ کو بتاؤں گا کہ کتنا بڑا ٹینکنکل فالٹ ہے یا کہ ہمیں پتہ نہیں چلتا تھا کہ ہم intentionally they are trying to hide certain things PSDP abstract 19-2018ء ہے اس کا تجھ آخر ہے جب بھی کوئی پی ایس ڈی پی بنتی ہے نہیں، جو بھی پی ایس ڈی پی بنتی ہے اس نئی پی ایس ڈی پی میں کچھلی پی ایس ڈی پی کا abstract شامل کیا جاتا ہے۔ یعنی اس میں کیا خامیاں تھیں کیا کمی تھی کتنا خرچ ہوا کتنا خرچ نہیں ہوا کس سیکٹر میں کتنے پیسے بچ گئے کیا deficit ہو گیا۔ اسی لیے آپ اگر گز شستہ دس پی ایس ڈی پیز کی کاپی کہیں میرے گھر میں ہیں اور اگر کہیں اور نہیں ہیں۔ آپ کو دعوت دیتا ہوں سب کو آ کے دیکھ لیں۔ یہ وہ آخری صفحہ ہوتا ہے جو یہاں موجود ہے اور یہ نئی پی ایس ڈی پی ہے جو اس دن ہم ہاتھ جوڑ کے نکال رہے تھے چونکہ سارے صفحے جڑے ہوئے تھے آخری وقت پر لایا اور یہ نئی پی ایس ڈی پی ہے 20-2019ء کی جس پر بلوچستان کا Logo تک بھی نہیں ہے I don't know it does not look like a PSDP at all in terms of its quality, contents and its presentation. بلوچستان کا بجٹ چار سو بارہ بلین کا بجٹ، اس کی پی ایس ڈی پی کی کوائی۔ جناب والا! دیکھیں آخری صفحے پر مجھے دکھادیں۔ جب یہ ہے ہی نہیں۔ جب تک یہ پی ایس ڈی پی درست ہو کے نہیں آتی ہے ہم مطالباتِ زر کا جو ہے وہ ڈسکس ہی نہیں کر سکتے۔ ہمیں تو پتہ ہی نہیں کہ 19-2018ء کے بجٹ میں انہوں نے اخراجات کیا کیے ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا دو دفعہ رونگ اس اسمبلی سے گئے اسپیکر صاحب نے دیئے کہ 19-2018ء کی پی ایس ڈی پی کی مدیں کیا اخراجات ہوئے ہیں؟ کتنے پیسے بچ ہوئے ہیں؟ کن کن حکاموں میں گئے ہیں؟ ابھی آپ کو نئے میرے ساتھ نکلیں میرے گھر کے سامنے توڑ پھوڑ شروع ہے چاں کروڑ روپے نالیوں میں پھینکا جا رہا ہے ایک رات میں تیس جون سے پہلے، بلوچستان کی ساری دولت اسی لیے ہم رورہے

تھے 19-2018ء کے پیسے خرچ نہیں ہو رہے تھے کہتا ہے سٹون پینٹنیس پچنگ ہوتی ہے، ایڈمنیسٹریشن کر رہا ہے، سی اینڈ ڈپلیو کر رہا ہے، فریکل پلانگ والے کر رہے ہیں، لوکل گورنمنٹ کر رہا ہے I don't know ایکن میرے گھر کے سامنے بنی بنائی روڈز دوبارہ توڑ دیں۔ آج بن رہے ہیں۔ یونیورسٹی کے ساتھ آگے پیچھے وزیر اعلیٰ صاحب! میں آپ کو دعوت دیتا ہوں یہ ہوتا ہے بلوچستان میں پریکٹس اور اس دفعہ بھی میں نے کہا تھا کہ جب پی ایس ڈی پیز بنتی ہیں اسی لیے بنتی ہیں۔ سال کی آخری مہینے اور آخری ہفتے میں بلوچستان کے عوام کی خون پسینے کی دولت جوان کی دوائیوں پر تعلیم پر صحت پر روزگار پر عزت النفس پر میں کے پانی پر لگنی چاہیے تھی وہ آخری دونوں میں جو ہے نالیوں میں پھینک دیا جاتا ہے ابھی بھی جا کے آپ دیکھ لیں۔ لہذا یہ جو مطالبات زر کا جو بھی مطالبہ ہے جناب اسپیکر! technically valid نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوج صاحب! نہیں آپ کی بات صحیح شاء بلوج صاحب یہ نوٹس جو جمع کرائی ہیں یہ بھی آپ لوگوں نے مجھے جو یہاں نظر آ رہے ہیں زیادہ تر اپوزیشن والوں نے جمع کرائے ہیں۔

جناب شاء اللہ بلوج: میں اس کا بھی بتاتا ہوں مطالبات زر جو ہوتے ہیں وہ بالکل ہم جمع کروائیں گے لیکن کچھ چیزیں ہوتی ہیں جس کو کہتے ہیں پر سمجھ رہے، آپ روز اور گلگلیشنر کے تحت چیزوں کو آگے لیجاتے ہیں، بہت سی چیزیں ٹیکنیکل ہوتی ہیں پہنچنیں اتنی جلد بازی ہو رہی تھی۔ اسی لیے آپ ڈسکشن پر جائیں۔ میں نہیں چاہتا کہ جتنی ٹیکنیکل خامیاں ہیں، جو ہم نے یہاں نکالی ہیں بولنا بھی نہیں چاہتے۔ یہ صوبہ ہمارا ہے ہماری بے عزتی ہوگی۔ ہمارے پاس اتنی بڑی مشنری ہے جس میں تین سوارب روپے ہم بلوچستان میں سرکاری مشینری پر، جو ابھی نواب صاحب نے کہا، جس کو گورنمنٹ کہتے ہیں۔ ہم گورنمنٹ پر خرچ کرتے ہیں۔ اُس کے باوجود ہر سال کے بعد یہ کوئی یہاں شدہ پی ایس ڈی پی کی کاپی ہمیں ملتی ہے۔ یہ تکلیف دہ ہے۔ میں میں جانا نہیں چاہتا۔ جناب اسپیکر! Let's start the discussion.

Thank you very much.

جناب ڈپٹی اسپیکر: شاء بلوج صاحب آج کا اجلاس جو ہے آج کا ایجنڈا ہم لوگوں کا یہ ہے کہ تحریک زر مطالبات پر لوگ بات کر سکیں۔ اور یہ فناں نے بلا یا ہے۔۔۔ (مداخلت) نہیں اس میں مطالبات تو پھر اپوزیشن بھی کر سکتا ہے کال کرنے کے لیے اسمبلی اس میں مختلف ایجنڈا ز ہوتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! مطالبات زر 120 ہے اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے آج بحث ہوگی اور بحث کے بعد یہ مطالبات زر کے لیے قاعدہ ایک دفعہ دیا گیا ہے، دفعہ 120 مطالبات زر اس ترتیب میں رکھے

- جناب ڈپٹی اسپیکر:** جائیں گے جیسے قائد ایوان مطلع کرے گا۔ مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کے لیے۔۔۔
- قائد حزب اختلاف:** یہ تو سلیمانی ہے اور وہ تو پھر فائل جو تمی بحث ہے، یہ قاعدے سے ہٹ کر اگر ہم لوگ چلتے ہیں تو پھر اس اسمبلی میں تو rules suspend ہونہیں سکتا۔
- جناب نصراللہ خان زیری:** مطالبات زر بحث اور رائے شماری کے مخصوص آیام کے آخری روز۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں تو قائد ایوان نے یہی کیا ہوا ہے اس میں جو آج کے۔۔۔
- جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں آخری روز ایسے وقت میں جب نشست برخاست ہونے والی ہو اسپیکر ہر ایسے سوال جوابی ماندہ مطالبات زر 120 کے دوسرے میں واضح طور پر کھا ہے کہ آخری روز پیش کیا جائیگا۔
- قائد حزب اختلاف:** نہیں 119 بھی اس سے related نہیں ہے، جی جناب اسپیکر 119 کا بھی اس سے تعلق نہیں ہے۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** دیکھیں آج کے دن جو ہے قائد ایوان نے یہ ہم لوگوں کا جو ہے اس کے لیے وہ nominate کیا ہوا ہے 120 کے تحت۔
- قائد حزب اختلاف:** اس قاعدے کے تحت چلیں گے اس رواز کے تحت چلیں گے قائد ایوان صاحب کہہ دیں کہ جی بحث پر بحث کی ضرورت نہیں ہے منظور ہے تو پھر آپ منظور کردینگے ایسے تو نہیں ہوگا۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** نہیں تو آج اس پر میرے خیال سے کارروائی کرتے ہیں بحث کے لیے اگلا دن ہم لوگوں نے رکھا ہوا ہیں۔
- قائد حزب اختلاف:** یہ ضابطے کے خلاف ہے جناب ضابطے کے خلاف ہم کیسے اس بات کو مان لیں یہ خود دیکھ لیں۔
- جناب ثناء اللہ بلوچ:** جب یہاں بحث دیر سے شروع ہو پوری دنیا کی نظر میں لگی ہوئی تھی یہ ایک روایت ہے نیشنل اسمبلی سے لیکر جتنے بھی پرانی اسمبلیوں میں بل پیش ہوتا ہے بحث پیش ہوتا ہے، اسی لیے یہ رواز بنے ہوئے ہیں۔ تاکہ اکثریت اور اقلیت یہ فیصلہ نہ کریں کہ کیا کرنا چاہیے روزہ فیصلہ کرتے ہیں۔ اور ہمارے جو رواز ہیں قواعد و ضوابط جن کے تحت یہ اسمبلی چلتی ہے وہ یہ ہے ہمارے روزہ آف پرو سیجر انڈ کنڈ کٹ آف برس 1974ء، اس کے تحت میرے بھائی نے کہا کہ آرٹیکل 119 یا اسکیشن 119 اس سے پہلے 117 آتا ہے جو چیز پہلی آتی ہے اس کو فوقيت اس آرٹیکل کو ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ jump stages, it is نہیں کر سکتے

میں دوبارہ clearly stages that there are three stages, one, two three.

repeat نہیں کرنا چاہوں گا۔ اُن stages کے تحت آج پورے بلوچستان کی نظریں لگی ہوئی ہیں کہ جو بحث آیا عام آدمی کی سمجھ میں نہیں آتا، یہ سارا کتاب، کسی پی ایج ڈی کے پروفیسر کو دیں، اُسکو سمجھ نہیں آتا۔ تو عموم آج توقع یہ کر رہے ہیں کہ ان کے نمائندے آج بحث پر بحث کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ بحث میں کیا ہو رہا ہے۔ تو آج جو ہے بحث ہوتی ہے جناب والا۔

وزیر ملکہ خوراک: ہم لوگ جو ہے ناں ابھی اسمبلی آئے ہیں ہمیں تو اتنی سمجھ نہیں ہے لیکن آج سپلینمنٹری مطالبات زر ہیں۔ قائد ایوان کو یہ اختیار ہے کہ کسی اسٹیچ پر بھی وہ پیش کر سکتا ہے۔ آپ اس پر اپنی روشنگ دیں۔ اور اس سلسلے کو آگے چلائیں۔ ہم یہ سینکلیک، ہر چیز کے جودو، دو، تین تین مطلب نکال کے اُس کو آپ اسمبلی کا ثامن بھی ضائع کر رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔ جی آپ تو آ کس فورڈ کے پڑھے ہوئے ہیں ہم تو یہ ٹاث والے ہیں بھائی! ہم تو یہی مشورہ دینے گے ہم آ کس فورڈ تک نہیں پہنچ سکتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House. سردار صاحب! کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

وزیر ملکہ خوراک: اس طریقے سے سینکلیک تو ہم بھی بہت ساری باتیں کریں گے کہ انہوں نے جو ہے ناں اس دن اسمبلی کے جو ڈاکمینٹس پھاڑے ہیں وہ ایک بحیثیت ایک ممبر کے کس اختیار کے تحت انہوں نے پھاڑے ہیں؟ وہ technically بتائیں پھر اس میں اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تھا دھرملا بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُس کی بے حرمتی ہوئی ہے یہ blasphemy میں آرہے ہیں۔ پھر اس میں آجائیں ناں جی، ہم ان چیزوں کو نہیں چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House سردار صاحب! آپ تشریف رکھیں کارروائی شروع کرتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: روز 121 اس کی طرف آپ آئیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! یہ کارروائی شروع کرتے ہیں بحث کے لیے جو ہے، بحث کیلئے اگلا دن جو ہم لوگوں نے رکھا ہوا ہے۔ آج کے دن قائد ایوان اور فناں کی طرف سے یہ شیدول ہے۔

قائد حزب اختلاف: یہ تھوڑا سا آپ پڑھ لیں جناب اسپیکر! آپ کی ذمہ داری ہے کہ اسمبلی کو روز اور قاعدے کے مطابق چلائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

- قائد حزب اختلاف:** ڈنڈا ماری سے یا زبردستی سے تو ہم---۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک صاحب! تشریف رکھیں کارروائی کی طرف آتے ہیں۔
- قائد حزب اختلاف:** میں یہ عرض کرتا ہوں یہ میں پڑھوں گا اس کے بعد پھر جیسے آپ کہیں گے۔ کسی مذکوحذف کرنے یا اس کے تحت رقم میں تخفیف کرنے کے---۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** ملک صاحب! کارروائی کی طرف آتے ہیں آپ تشریف رکھیں۔
- قائد حزب اختلاف:** یا اسی کا تعلق ہے کارروائی کی طرف---۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** دیکھیں! آج کا ایجمنڈ ایہ غلط بنا ہوا ہے جناب۔
- قائد حزب اختلاف:** آج کا ایجمنڈ ایہ غلط بنا ہوا ہے جناب۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** قائد ایوان کو یہ اختیار ہے کہ وہ کسی---۔
- قائد حزب اختلاف:** مطالبه زر پیش کرتے ہیں ہم زبردستی تھوپتے ہیں، اس کو کون مانے گا؟
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** ضمنی مطالبات زربابت مالی سال 19-2018ء پر رائے شماری، روان اخراجات، وزیر خزانہ! ضمنی مطالبه زر نمبر 1 کی بابت تحریک پیش کریں۔ Order in the House۔ وزیر صاحب کو میں رولنگ دے دی ہے وہ پیش کر رہے ہیں۔
- ٹھہور احمد بلیدی (وزیر مکملہ خزانہ):** مطالبه زر نمبر 1۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** شناء بلوچ صاحب! آج کا دن یہ ایجمنڈ مجھے ٹیبل ہوا ہے جو کہ قائد ایوان نے اس حوالے سے اجلاس بلا یا ہے، آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں آغا صاحب! وہ پیش کر رہے ہیں۔
- وزیر مکملہ خزانہ :** مطالبه زر نمبر 1 میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 20 کروڑ 84 لاکھ 87 ہزار نو سو 75 روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019 کے دوران بسلسلہ مدد، صوبائی ایکسائز برداشت کرنے پڑیں گے۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** آپ تشریف رکھیں شناء بلوچ صاحب! اس میں پھر بحث کے لیے ہم لوگوں نے دن رکھا ہوا ہے۔
- انجینئر سید محمد فضل آغا:** سیکرٹریٹ نے آپ کو غلط ایک day of the order میں کا دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہیں کہ اسمبلی دا وپر لگائیں آپ اس پر بحث کرائیں۔
- جناب ڈپٹی اسپیکر:** ضمنی مطالبه زر نمبر 1 پیش ہوا۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

وزیر ملکہ خزانہ: اپیکر صاحب کارروائی کو آگے بڑھائیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: دیکھیں! وزیر خزانہ نے مطالبہ زر نمبر 1 پیش کیا ہے آیا مطالبہ زر نمبر 1 منظور کی جائے مطالبہ زر نمبر 1 منظور ہوا، ہو گیا۔ اختر حسین لانگو صاحب نہیں آیا آج، آپ پیش کریں شناہ بلوچ صاحب۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: جناب اپیکر! ایک بات یہاں پر جناب اپیکر! تھوڑی سی آرڈر ہو۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شناہ بلوچ صاحب! میں ایک بارہ کرتا ہوں اختر حسین۔۔۔

وزیر ملکہ خزانہ: جناب اپیکر صاحب! جو ممبر یہاں پر موجود نہیں ہے اس نے کٹ موشن جمع کیا ہے کوئی وہ نہیں اور ممبر کریں نہیں سکتا ہے تو مہربانی کر کے مطالبہ زر منظور کریں آپ۔

جناب ڈپٹی اپیکر: تو میں دوسرے پر آتا ہوں۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: جناب اپیکر! آپ نے مائیک دی ہے میں اس پر صرف دو منٹ لوں گا۔ یہ آپ لوگوں کے بھی حق میں ہے ظہور صاحب۔

وزیر ملکہ خزانہ: یہ جو آپ نے تقریر کرنی ہے وہ بعد میں کر لیں،۔ اب مہربانی کریں یہ مطالبات منظور کر لیں۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: یہ کوئی تقریر نہیں ہے یہ قانون ہے ظہور صاحب! یہ قانون ہے خدا کو مانیں۔ روں اور قانون کی پابندی کریں جناب آپ تو اس پر تقریر تو بعد میں ہوئی ہے ابھی تک تقریر کے لیے انتظار کریں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شناہ بلوچ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

جناب شناہ اللہ بلوچ: اپیکر صاحب! میں آ رہا ہوں دوچیزیں ہوتی ہیں انہوں نے آپ کو کہا کہ آپ رولنگ دے دیں اور آپ نے سمجھا کہ میں رولنگ دے دوں گارولنگ وہاں جو لاگو ہوتا ہے جہاں قانون نہ ہو۔ جہاں آپ کے پاس law ہے clearly rules and regulations ہیں اور آپ کے پاس راہنمائی ہے آپ کے rules and procedures کے، ادھر رولنگ نہیں دی جاتی یہ آپ کو سیکرٹریٹ کو بھی بتانا چاہیے اور معزز اکیں کو بھی اس میں دوسری بات یہ ہے۔۔۔ (مداخلت) یہ وہی قانون ہے کدھر ہے سردار آپ کے سامنے پڑا ہے سردار کدھر ہے۔ سردار آپ کا قانون کدھر ہے جناب اپیکر!

وزیر ملکہ خواراک: آپ کسی بھی روک کو suspend کر کے اپنی جو ہے ناں وہ دے سکتے ہیں یہ آپ کا اختیار ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: وزیر خزانہ! مطالبہ زر نمبر 2 کے متعلق تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ دس لاکھ 3 ہزار 3 سو

روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مد ”استامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبہ زر نمبر 2 پیش ہوا۔ اس میں آپ لوگوں کی رائے چاہیے۔ ملک نصیر احمد شاہوی ایک صاحب مطالبہ زر نمبر 2۔ ملک نصیر صاحب! آپ اپنا کٹ موشن پڑھیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر! آپ نے اختر حسین کی کٹ موشن کی اجازت دی۔ اگر آپ بالفرض اسی ایجندے کو چلانا ہے اس کی آپ نے ثناء بلوج کو اجازت دی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے اجازت نہیں دی۔

ملک نصیر احمد شاہوی: آپ نے بولا ”اختر حسین کی کٹ موشن پڑھیں“۔ جناب اسپیکر آپ نے خود کہا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں نے کہا اختر حسین آئے ہوئے ہیں؟۔ انہوں نے کہا کہ اختر حسین غیر حاضر ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے ان کو کہا۔ کہ آپ اختر حسین کی۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو آپ ابھی اپنا کٹ مشن والا پڑھ لیں ناں وہ نہیں آئے ہیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! میں بھی نہیں پڑھوں گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اپنا والا کٹ موشن پڑھ لیں۔

ملک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! آپ نے اس کو on the Floor اجازت دی یہ ریکارڈ ہو رہا ہے میرے خیال میں آپ کے زبان سے یہ، آپ نے اسکو اجازت دی تو کم از کم اس کو جناب اسپیکر صاحب یہ کٹ موشن تو پڑھنے دے دیتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! وہ غیر حاضر ہیں کوئی اور اسکی جگہ نہیں پڑھ سکتا۔

جناب ثناء اللہ بلوج: نہیں ہو سکتا ہے ناں خدا کو مانیں یا رسول کو مانیں اس صوبے پر لوگ نہیں گے۔ اس ایوان پر لوگ نہیں گے۔ یہ اسپیشل سیشن ہے اس کو کہتے ہیں اسپیشل سیشن ہے بجٹ پر۔ بجٹ 116, 117, 119 یہ سارے روڑ کے تحت چلتا ہے۔ خدا کو مانیں یا رد نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ثناء بلوج صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوج: یہ جناب سارے مطالبات زر بعد میں آئیں گے پلیز۔ اسپیکر صاحب آپ ہمارے لیے معزز ہے۔ یہ ایوان ہمارے لیے معزز ہے آپ مشورہ کر لیں۔

وزیر مکمل خزانہ: جناب اسپیکر! اگر کٹ موشن کی تحریک نہیں آئی ہے تو میں تیسرا پڑھوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک منٹ دیکھیں! آپ دو منٹ تشریف رکھیں اسی سے متعلق میں دو منٹ آپ لوگوں سے بات کرتا ہوں۔ پانچ منٹ کے لیے میرے چیئرمین اپوزیشن اور گورنمنٹ سے تین، تین، چار، چار بندے آجائیں تاکہ اس پر مشورہ کرنے تاکہ یہ وقت ہم لوگوں کا ضائع نہیں ہو جائے۔

(وقہ کے بعد اجلاس دوبارہ 06 بجکر 25 منٹ پر شروع ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی تو آج کے ایجنسٹے کی طرف آتے ہیں۔ میرے خیال سے گنجائش نہیں ہے۔ ایجنسٹے کی طرف۔ مطالبہ زر نمبر 2 ملک نصیر احمد شاہ ولی صاحب!

قائد حزب اختلاف: یہ عرض کر چکے تھے کہ میزانیہ پر بحث کے لیے ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! بحث اس کے بعد ہو گا آج ایجنسٹے پر، ایجنسٹ آیا ہوا ہے۔

قائد حزب اختلاف: بحث کے لیے آپ allow نہیں کر رہے ہیں۔ ضابطے کی ڈیمانڈ بھی یہی ہے کہ ہم بحث کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! بحث اس تحریک زر کے نوٹس کے بعد، نوٹس کے بعد ہو گا۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔ ہمارے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بہر حال میں نے یہ جو ایجنسٹا ہے اس پر وہ کرنا ہے آپ دیکھ لیں جی وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: تین نہیں ہوا ہے دو ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: 2 ہو گیا ہے 3 پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 9 ارب 75 کروڑ 95 لاکھ 81 ہزار سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد ”پیش“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مطالبہ زر پیش ہوا ہے کیا رائے ہیں آپ لوگوں کی؟ ہاں منظور۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 4 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 39 لاکھ 94 ہزار 15 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے

دوران بسلسلہ مدد "ایڈنپسٹریشن آف جسٹس (ووٹنگ)voted" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مطالبہ زر نمبر 4 پیش ہوا آپ لوگوں کی کیارائے ہے؟ جی اختر حسین لاگو صاحب کیونکہ نہیں ہے اُس کی جگہ مطالبہ زر نمبر 4 پیش کریں۔ آیا مطالبہ زر کو منظور کی جائے؟ منظور۔ جی ملک نصیر احمد شاہ وانی صاحب چونکہ نہیں ہے۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر 5 کی تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر اعلیٰ کو اُن اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "جیل و قید و بند" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مطالبہ زر پیش ہوا آیا منظور کی جائے؟ منظور۔ جی اختر حسین لاگو صاحب! جی مطالبہ زر نمبر 5 جناب اختر حسین لاگو صاحب تحریک تحریف زر کا نوٹ دیں۔ کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 6 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر اعلیٰ کو اُن اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی بلیدی صاحب! میں یہ جو مطالبہ زر نمبر 5 تھا اُس کا صرف ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ وہ منظور کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ہیں پھر اُس کے بعد آپ آ جائیں۔ آیا منظور ہے؟ منظور ہے۔ مطالبہ زر نمبر 6 بلیدی صاحب نے پیش کیا آیا منظور ہے؟ جی منظور ہو گیا۔ جی مطالبہ زر نمبر 6 ملک سکندر صاحب! قائد حزب اختلاف جو ہیں۔ وہ موجود نہیں ہیں تو مطالبہ زر نمبر 6 منظور کیا جائے؟ منظور ہوا۔ جی وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 7 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مکملہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 12 کروڑ 16 لاکھ 17 ہزار 8 سو 71 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو اُن اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "سول و رکس (بیشول اسٹیبلشمنٹ چارجز)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی آیا مطالبہ زر نمبر 7 منظور کی جائے؟۔ جی منظور ہوا۔ جی ملک سکندر ایڈو و کیٹ صاحب چونکہ یہاں نہیں ہیں۔ جی ملک سکندر ایڈو و کیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف اور جناب اختر حسین لاگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کے نوٹ دیئے ہیں لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اپنی تحریک پیش کریں۔

چونکہ وہ یہاں نہیں ہیں تو یہ منظور کیا جائے؟ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 8 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 50 ارب 5 کروڑ 9 لاکھ 5 ہزار 5 سوروپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلمه مدد پیلک ہیلٹھ انجینئرنگ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی تحریک مطالبہ زر نمبر 8 پیش ہوا۔ آیا منظور کی جائے؟ منظور ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 8، اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا اختر حسین لانگو صاحب اپنی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ کیونکہ وہ نہیں ہیں لہذا تحریک منظور کیا جائے؟

وزیر ملکہ خزانہ: اس کا مسترد ہے ہمارا منظور ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچھا! ٹھیک ہے۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 9 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 4 ارب 18 کروڑ 2 لاکھ 5 ہزار 2 سوروپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلمه مدد "ملکہ صحت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔ مطالبہ زر نمبر 9 پیش ہوا۔ آیا منظور کی جائے؟ جی منظور ہوا۔ جی مطالبہ زر نمبر 9 میں جناب اختر حسین لانگو صاحب نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا اختر حسین لانگو صاحب چونکہ یہاں نہیں ہیں۔ جی وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر 10 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 3 کروڑ 53 لاکھ 81 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلمه مدد "ایم من اسپورٹس اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔ مطالبہ زر نمبر 10 میں ملک سندر خان ایڈوکیٹ، قائد حزب اختلاف اور ملک نصیر احمد شاہ ولی صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی تحریک پیش کرے۔ کیونکہ وہ یہاں نہیں ہیں تو بلیڈی صاحب نے جو پیش کیا ہے وہ منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ جی وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 11 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 7 لاکھ 85 ہزار 7 سوروپ سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون

2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "مدھبی و اقلیتی امور" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 11 پیش ہوا۔ جی مطالبه زر نمبر 11 میں جناب اختر حسین لاگو صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تحریف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اختر حسین لاگو صاحب! اپنی تحریک پیش کریں کیونکہ وہ بیہاں نہیں ہیں۔ بلیڈی صاحب، وزیر خزانہ نے جو یہ مطالبه کیا ہے وہ منظور کیا جائے؟ جی منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبه زر نمبر 12 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 92 لاکھ 51 ہزار 8 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "ملکہ خواراک" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 12 پیش ہوا۔ جی مطالبه زر نمبر 12 میں جناب اختر حسین لاگو صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تحریف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا جناب اختر حسین لاگو صاحب! اپنی تحریک پیش کریں کیونکہ وہ بیہاں نہیں ہیں۔ تو بلیڈی صاحب، وزیر خزانہ نے جو یہ مطالبه کیا ہے وہ منظور کیا جائے؟ جی منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبه زر نمبر 13 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 72 لاکھ 51 ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 13 پیش ہوا۔ ہاں یاناں میں جواب دیں۔ آیا تحریک منظور کیا جائے؟ جی ضمنی مطالبه نمبر 13 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبه زر نمبر 14 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 کروڑ 88 لاکھ 28 ہزار 9 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مطالبه زر نمبر 14 پیش ہوا۔ جی مطالبه زر نمبر 14 میں جناب ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف نے تحریک تحریف زر کا نوٹس دیا ہے لہذا آپ اپنی تحریک پیش کریں کیونکہ وہ بیہاں نہیں ہیں۔ وزیر خزانہ نے جو یہ مطالبه کیا ہے وہ منظور کیا جائے؟ جی تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبه زر نمبر 15 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 24 لاکھ 29 ہزار 1 سو 87 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 15 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 15 منظور کیا جائے؟ ضمنی مطالبہ نمبر 15 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 16 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 78 لاکھ 70 ہزار 3 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "امداد بآہی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 16 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 16 منظور کیا جائے؟ جی مطالبہ نمبر 16 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 17 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 17 کروڑ 54 لاکھ 70 ہزار 6 سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "صنعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 17 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 17 میں ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف، اور جناب اختر حسین لانگو صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تحریف زر کا نوٹس دیئے ہیں لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی تحریک تحریف زر پیش کریں۔ جی وہ یہاں نہیں ہیں۔ تحریک تخفیف زر پیش ہوئی ہے آیا منظور کیا جائے؟ جی تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 18 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 1 ارب 67 کروڑ 50 لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مدد "سبسیڈ یز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 18 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 18 میں ملک سکندر خان ایڈو و کیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف، اور جناب اختر حسین لانگو صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹس دیئے ہیں لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ جی وہ یہاں نہیں ہیں۔ تحریک تخفیف زر

پیش ہوئی ہے، آیا تحریک مطالبہ زر منظور کی جائے؟ جی تحریک منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 19 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 81 لاکھ 50 ہزار 1 سو 24 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلسلہ مدد ”پراسکیوشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 19 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 19 منظور کیا جائے؟ جی مطالبہ نمبر 19 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 20 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 18 کروڑ 76 لاکھ 45 ہزار 9 سو 66 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلسلہ مدد ”شقافتی خدمات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 20 پیش ہوا۔ مطالبہ زر نمبر 20 میں ملک سکندر خان ایڈ و کیٹ صاحب، قائد حزب اختلاف، اور جناب اختر حسین لانگو صاحب رکن اسمبلی نے تحریک تخفیف زر کا نوٹ دیئے ہیں لہذا دونوں میں سے کوئی ایک رکن اسمبلی تحریک تخفیف زر پیش کریں۔ چونکہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ آیا تحریک مطالبہ زر منظور کی جائے؟ جی مطالبہ زر نمبر 20 منظور ہوئی۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 21 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 8 کروڑ 7 لاکھ 48 ہزار 7 سو 10 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلسلہ مدد ”قانونی خدمات و قانونی امور“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 21 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 21 منظور کیا جائے؟ جی مطالبہ نمبر 21 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ! ضمنی مطالبہ زر نمبر 22 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 19 کروڑ 82 لاکھ 51 ہزار 9 سو 66 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بدلسلسلہ مدد ”انفار میشن ٹیکنا لو جی ڈی پارٹمنٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 22 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 22 منظور کیا جائے؟ ضمنی مطالبہ

نمبر 22 منظور ہوا۔ وزیر خزانہ ضمنی مطالبہ زر نمبر 23 کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر ملکہ خزانہ: میں وزیر خزانہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو 2 کروڑ 71 لاکھ 1 ہزار 50 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال کے اختتام 30 جون 2019ء کے دوران بسلسلہ مد ”صوبائی منتخب“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ضمنی مطالبہ زر نمبر 23 پیش ہوا۔ آیا ضمنی مطالبہ زر نمبر 23 منظور کیا جائے؟ ضمنی مطالبہ نمبر 23 منظور ہوا۔ ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 19-2018 منظور ہوا۔

میزانیہ بابت مالی سال 2019ء پر بحثیت مجموعی عام بحث۔

وزیر ملکہ خزانہ: جناب اسپیکر صاحب! ہماری اپوزیشن ممبران نے واک آؤٹ کیا ہے، براہ مہربانی دو تین اراکین کو بھوادیں وہ اپوزیشن اراکین کو جا کر منا کر لائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہاں سے دو تین اراکین جا کر انکو یو ایون میں لا کیں۔ جی بلیدی صاحب۔

وزیر ملکہ خزانہ: ہزارہ برا دری کا جو آج کل پھر ڈے ہے تو میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے دعا گو ہوں اور پورے یو ایون کی طرف سے انکو مبارکباد پیش جی پورے یو ایون کی طرف سے ان کو مبارکباد ہو۔

وزیر ملکہ خوراک: جناب اسپیکر صاحب! میں اپنے قائد یو ایون اور میرا بھتیجا سمجھیں بھائی سمجھیں۔ مجھے تو اپنی امید نہیں تھی کہ اتنے اچھا یہ جو ہے نا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار صاحب! آپ کو باتیں کرنے کی اجازت کس نے دی ہیں۔

وزیر ملکہ خوراک: جی سر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بات کرنے کی آپ کو اجازت کس نے دی ہے۔

سرماںیک کھل گیا میرا۔ ماینک کھل گیا اگر آپکی اجازت نہ ہوتی تو ماینک بند رہتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں آپ بات کریں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

وزیر ملکہ خوراک: تو میں سی ایم صاحب کو اپنی کابینہ کو جس میں میں خود بھی شامل ہوں اور اپنے وزیر خزانہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اس نے اتنے خوبصورت ضمنی سلیمنٹری مطالبات زر پیش کیے کہ اسیمیں کوئی رکاوٹ نہیں ہوئی اور اپوزیشن ادھر جا کر اپنے چائے، کافی پی رہی ہے اور ہم نے منظور کیا، مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یہ۔

نوابزادہ گہرام خان گٹھی: میں جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے leader of the House کو

بہت اچھے طریقے سے آج بجٹ پیش ہوا ہے۔ جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے ہزارہ برادری کو کلچرلے پر مبارک بادپیش کرتا ہوں۔ شکریہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ۔ اب سالانہ میزانیہ 2019ء پر بحث کا آغاز کرتے ہیں تو جب تک وہاڑا کین آسمبلی آجائے آپ لوگوں میں سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! روایت یہ ہے کہ leader of the opposition kick off کریں گے پہلے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وہ آگئے تو ملک صاحب سے۔ جی

میر احمد نواز بلوچ: جناب اسپیکر بارہ گیٹ پر فارماست کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کن کو گرفتار کیا جا رہا ہے؟

میر احمد نواز بلوچ: بلوچستان فارماست کا گیٹ پر احتجاج ہو رہا ہے۔ یہاں سے کوئی کمیٹی بنائے کر ان کی طرف بھیجا جائے، سرکار کے دو آدمی ٹریزیری بخزر کے دو آدمی چلیں جائیں، میں گیٹ پر ان فارماست کو گرفتار کیا جا رہا ہے ان کو روکا جا رہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو آپ اپوزیشن سے کوئی جانا چاہتا ہے وہاں؟ چلیں اپوزیشن اور گورنمنٹ سے مل کر اراکین جائیں اور ان کو سنیں۔ مسٹر نیشن آپ، سردار صاحب آپ تشریف رکھیں۔ کھیڑان صاحب! گیٹ پر لوگ کھڑے ہیں جو strike کر رہے ہیں ان کے لیے جو ہیں اپوزیشن اور گورنمنٹ سے اراکین جا کر ان سے بات کریں وہ گیٹ پر کھڑے ہیں۔ بلیدی صاحب! میرے خیال سے آپ جائیں اور اپنے ساتھ ایک ساتھی لے جائیں اور اپوزیشن سے بھی ایک دو بندے چلے جائیں۔ اب سالانہ میزانیہ 2019ء پر بحث کا آغاز کرتے ہیں ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ صاحب۔ جی ملک صاحب آپ۔

قائد حزب اختلاف: بسم اللہ الرحمن الرحيم thank you جناب اسپیکر آج میزانیہ پر بحث ہے، انگریزی میں بجٹ اس کو کہتے ہیں، لیکن اچھا ہے کہ ہمارے قواعد میں اسکے لیے ایک اچھا سال الفاظ رکھا گیا میزانیہ۔ جناب اسپیکر! ایک تو یہ امر ایک الیہ ہے کہ میزانیہ کے دو اور پورشن ہوتے ہیں، ایک قبل میزانیہ بحث اور ایک بعد ازاں میزانیہ بحث۔ ہم ان آٹھ دس مہینوں میں یہاں بار بار اپوزیشن کی توسط سے آپ کے توسط سے ہم درخواست کرتے چلے آرہے ہیں کہ PSDP کو ہاؤس میں discuss کیا جائے بجٹ پر مشاورت کی جائے۔ یہ جو میزانیہ کا 115 ہے جناب اسپیکر صاحب! جس میں ہمارے روڑ ہمارے قواعد ہمیں بتاتے ہیں کہ

ان قواعد میں شامل کسی بات سے قطع نظر وزیر قانون اور پارلیمانی امور وزیر خزانہ کی مشاورت سے کارروائی کی فہرست میں عمومی بحث کو شامل کریں گے جس کے ذریعے اسمبلی کے اجلاس میں آئندہ میزانیہ کے لیے ارکان تجاویز۔ ارکان سے تجاویز طلب کی جائیں گی جو ہر سال فروری تا اپریل کے مہینوں میں منعقد ہو گا میزانیہ تجاویز پر عمومی بحث اجلاس کے دوران تین دن کے لیے ہو گی یا جیسا کہ اسپیکر صاحب معین کریں تو اگر یہ جو اس وقت کی پی ایس ڈی پی ہے اگر اس میں ممبران اسمبلی کو شامل کیا جاتا اور قوانین کے تحت تجاویز لی جاتی تو آج یہ صورت نہ ہوتی بلکہ بحث پر بحث اپوزیشن کی طرف سے اس انداز میں نہ ہوتی۔ جناب اسپیکر! جیسا میں نے عرض کیا کہ یہ میزانیہ لکھا گیا ہے بحث کا لفظ اس میں نہیں ہے تو یقیناً ہمارے معاشرے میں اس روایات کو مدید ترقی ملنی چاہیے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے جناب اسپیکر سورہ حم سے: وَالسَّمَاءُ رَفِعَهَا وَضَعَ الْمَيْزَانَ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے آسمان کو اونچا کیا اور ترازو رکھا گیا۔ (عربی) تول میں زیادتی نہ کرو اور سیدھی ترازو تو لوانصاف کے ساتھ اور تول میں کمی متھاؤ۔ آج یہ میزانیہ بلوچستان کے تمام 23 کروڑ عوام کا ایک انصاف فراہم کرنے کے لیے ایک طریقہ کار ہے۔ یہ پی ایس ڈی پی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی یہ ہے کہ انصاف کے راستے میں ترازو میں کمی مرت کرو۔ اب دیکھا یہ جائیگا کہ کیا ان اصولوں پر اس بحث میں عمل کیا گیا ہے یا نہیں؟ جناب اسپیکر! ایک بات میں clear کروں کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ اربوں روپے لے کر اپنے حلقے میں بانٹوں گا اور آئندہ وہ confirm رہے گا۔ ہم اور آپ ایسے ہزاروں مثال ہمارے سامنے ہیں ہمارے ان بھائیوں کے سامنے ہیں اور جو government functionaries ہیں ان سامنے ہیں کہ ایک اور بھی ایسی قوت ہے ایک اور بھی ایسی طاقت ہے جو اس کائنات کے نظام کو چلاتی ہے۔ اور اس کی مرضی کے تحت اس کائنات کا نظام چلتا ہے۔ ناقابل تسلیم سمجھتے ہوئے بھی اپنے آپ کو بھی تخلیل جاتا ہے۔ تو اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ میزانیہ ٹریزیری پنځر کے لیے ایک بہت بڑا امتحان ہے۔ اور یہی امتحان جو State-functionaries ہیں، جو اس صوبے کو چلاتے ہیں، جو اپنے امور میں ماہر ہیں، ان کے لیے بھی امتحان ہے۔ آج تو میں نہیں کہوں گا جناب اسپیکر! لیکن چونکہ بحث کے دوران ہے میں صرف ایک نشانہ ہی کرتا ہوں کہ ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک حلقے میں چار ارب اور پانچ ارب ڈولپمنٹ فنڈ جاتا ہے۔ تین ارب جاتا ہے۔ 90 کروڑ 80 کروڑ وہ تو اپنی جگہ پر ہیں۔ اور ایسے بھی حلقے ہیں جہاں بہت کم مقدار میں فنڈز ملے ہیں۔ اس لیے اگر اس قسم کی کمی و پیشی ہے، ups and downs ہیں۔ من پسند تقسم ہے۔ تو قرآن پاک کی جو آیات میں نے تلاوت کی، اسکی صریح خلاف ورزی ہے۔ ہمیں انصاف کی مُڑ جانا چاہیے۔ جناب اسپیکر! میں زیادہ دور نہیں جاؤں گا کوئی کو آپ لے لیجیے کوئی نہ میں

9 حلے ہیں جناب اسپیکر 9 حلقوں میں 5 حلے حزب اختلاف کے ساتھیوں کے پاس ہیں اور یہ پانچ حلے کوئہ کے دیہی علاقوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کوئٹہ کی جواہی آبادی بنی ہیں 10 سال کے بعد یہ ڈگنی ہو گی کیونکہ بلوچستان کے طول و عرض میں بنے والے ہر شخص کا ایک گھر کوئٹہ میں ہیں گا درسے لیکر ہر دو تک جو ہمارے لوگ بنتے ہیں، انکا ایک ایک گھر جو ہے اکثریت کا، وہ کوئٹہ میں ہے۔ اب کوئٹہ Capital ہے بلوچستان کا۔ تھوڑا سایہ دیکھا جائے کہ جو اپوزیشن کے پانچ حلے ہیں ان میں سوائے خاک اڑنے کے اور کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ تو ایسی صورت میں کوئٹہ پورا یہ جو حلے ہیں۔ سوائے کچلاک، پنجپائی کے، پانی سب میٹرو پولیٹن کا حصہ ہے۔ تو میٹرو پولیٹن کے حوالے سے یہ حلے یکساں ترقی کے حقوق رہیں۔ لیکن یہ دیکھا جائے کہ اس میں ترقی کہاں دی گئی ہے؟۔ اور کہاں ترقی ملی ہے۔ جناب اسپیکر! میں اپنے حلے سے متعلق عرض کروں کہ تعلیم کی ضروریات کے مطابق ہم یہ کہتے ہیں کہ یہاں تعلیم بنیادی حق ہے۔ اور تعلیم ہونا چاہیے اور تعلیم یہ constitution کا بھی ڈیماڈ ہے کہ تعلیم فری ایجوکیشن جو ہے وہ پہنچانی ضروری ہے لازمی ہے immediately ہے میرے حلے میں، میں ایک دفعہ اس سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ چار ہزار فٹ پر ایک ہائی اسکول ہے بچپوں کا جنکی تعداد 778 ہے جناب اسپیکر! آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ 778 peace of land پر ہائی اسکول بتتا ہے، اتنی بچپاں ہیں، انکی کیا صورتحال ہو گی اُسکے سامنے ایک میدان ہے، میں نے کوشش بھی کی کہ اُس peace کو acquire کیا جائے، میں، بچپوں ہزار فٹ کا ایک ٹکڑا ہن جائیگا، اور اس پر وہ گرلز اسکول جو ہے وہ اچھے طریقے سے قائم بھی ہو سکے گا، وہاں بچپاں بھی پڑھیں گے، ایک دوسرا جناب اسپیکر! ایک جو بڑا مسئلہ ہے بلوچستان میں ہر جگہ کہ جہاں کئی بچپوں کا اسکول اگر پرائزمری تک ہے، تو وہ بچپاں پرائزمری تک رہ جاتی ہیں اگر وہ اسکول مل ہے تو وہ بچپاں مل تک رہ جاتی ہے، اگر وہ ہائی اسکول ہے تو میٹرک تک وہ بچپاں رہ جاتی ہیں، کیونکہ ایک تو ہمارا قبائلی جو صورتحال ہے دوسرا یہ کہ جو لوگ ہیں وہ یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ بچپوں کو pick and drop کیلئے خود جائیں خود مزدوری کریں یا بچپوں کو لے جائیں پڑھانے کیلئے؟۔ تو اس سلسلہ میں میں نے بارہا تفصیل کے ساتھ اپنے تمام حلے کے ضروریات کو چار، پانچ ماہ قبل درخواستوں کے ذریعے پہچائیں، جو انہائی ضروری جگہیں تھیں خروٹ آباد کا ایک ہائی اسکول ہے دس ہزار فٹ پر ہے اٹھاڑہ سو نچے جناب اسپیکر اُس میں پڑھتے ہیں آپ خود اندازہ لگائیں کہ وہاں معیار تعلیم کی کیا اپوزیشن ہو گی اور وہ نچے کیسے compete کریں گے؟ اتنی بڑی آبادی میں جب ہمارے ہائی اسکولز کی درخواست مسترد ہوتیں ہیں

اور مڈل اسکول کی درخواست مسترد ہوتی ہے۔ اور ایسے حلقات ہیں جہاں پانچ ارب روپے یہ P.S.D.P گواہ ہے وہ سارے لوگ، یہاں بیٹھے ہوئے لوگ گواہ ہیں تو ایسے صورت میں انصاف کہاں جائیگا؟ تو اسی طرح جناب اپیکر صاحب! پانی کے مسئلے کو لے لیجئے میں نے اس اسمبلی میں قرارداد پیش کی کہ میرے حلقات نوں کلی، کوتوال، عمرکلی، شیخ ماندہ، خیزی، خروٹ آباد۔ یہاں لوگ پینے کی پانی کو ترس رہی ہیں، اس اسمبلی نے میری اس قرارداد کو منتفقہ طور پر جناب اپیکر! منظور کر لیا اور اس کی کاپی جناب اپیکر! اسمبلی کی پر اپری ہے یہ گورنمنٹ کو اسکی کاپی کھینچی گئی ہے لیکن اسکے باوجود رے لوگوں کو پینے کا پانی میسر نہیں ہوتا تو اس بحث کی کیا صورتحال ہونی چاہیے اور اس انصاف کے بارے میں کیا سونا چاہیے کہ کیا اس حکومت کے Custodian اس کے ذمہ دار ان انصاف کے ساتھ اس طرح کھیلتے ہیں تو پھر لوگوں کے احساسات کیا ہوں گے جناب اپیکر! کوئی کوئی کے دیہی علاقوں میں جیسے میں نے عرض کیا کہ نئی بستیاں صرف ہم اپوزیشن کے ان پانچ حلقوں میں آتی ہیں، اور کوئی ایسی جگہ شاذ و نادر ہے اب وہاں گلیاں بھی کچھی پانی کی نالی بھی نہ ہو کچڑ ہو پانی بھی نہ ہو، تو پھر ان لوگوں کی معیار زندگی کا آپ خود تجزیہ کر سکتے ہیں، کیپٹن میں ہونے کے باوجود میٹرو پولیٹن کا حصہ ہونے کے باوجود اگر ترقی کا یہ معیار ہے تو یہ آئینے کے آرٹیکل 25 کی سری خلاف ورزی ہے کہ discrimination کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے، لیکن یہاں کھلم کھلا discrimination ہوا ہے۔ ہونا یہ چاہیے تھا capital city ہونے کے ناطے اس ایریا میں شامل جو بھی علاقہ ہوتا اسکو وہی facility ملتی جو capital city کے دوسرے علاقوں کو ملتا ہے۔ جناب ہمارے حلقات میں particularly اپنے حلقات کی بات کرتا ہوں کہ سوائے دھوکے سوائے خاک کے اڑنے کے ایک بھی play ground نہیں ہے یہاں یہ کہا گیا ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں fulfledge play ground مہماں کیا جائیگا۔ میں پوچھتا ہوں۔ میرے ٹریزیری پیپر کے ساتھیوں کو بخوبی علم ہے کہ یہاں پلے گراؤنڈ کہاں کہاں دیئے گئے ہیں، کس کس قسم کی زیادتی کی گئی ہے اور کس طرح ایک بہت بڑی آبادی کو محروم رکھا گیا ہے ایسی صورتحال میں جناب اپیکر! انصاف کی پامالی ہوئی ہے لوگوں کے حقوق غصب کیے گئے ہے صفائی کو دیکھ لیجئے ہمارے اپوزیشن کے یہ جو پانچ حلقات ہیں، یہ کھروں کے ڈھیر ہیں، میٹرو پولیٹن کی ذمہ داری ہے لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری پر اونسل گورنمنٹ کی ذمہ داری کیا یہ نہیں ہے کہ یہ حلقات جو Capital City کا حصہ ہیں انکو وہی مراعات ملتی چاہیے جو شہر کے اندر وہی حصے میں بنے والوں کو ملتی ہیں صفائی میں بھی ایجاد کیش میں بھی اور جو صحمند سرگرمیاں ہیں کھیل ہے کھیلنے کے میدانوں میں بھی لیکن اگر محروم رکھا گیا ہے تو یہ براہ راست open ہے وہ زیادتی ہے تو اس لیے میری گزارش ہے کہ اس بحث میں

جو کچھ کیا گیا ہے یا جو پیسے رکھے گئے اُس میں لوگوں کے ساتھ حلقوں کے ساتھ یکساں سلوک نہیں ہوا ہے اور جب یکساں سلوک نہیں ہوا اربوں کے حساب سے ایک حلقة میں ہوں گے اور چند کروڑ دوسرے حلقات میں ہو گئے تو جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ یہ سارے جو خیالات ہیں یا منصوبے ہیں یا اس سے قبل بھی ایک اور قوت کے ذریعے سارے ناکام ہوئے ہیں اور اب بھی یہنا کام ہو گئے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جو میرا حلقة ہے اُس میں یہاں بیٹھے جتنے لوگ ہیں ان سب کو معلوم بھی ہے کہ وہاں اب یوکیشن کی ضرورت ہے پانی کی ضرورت ہے کھیل کے میدانوں کی ضرورت ہے تو میں M.C صاحب سے گزارش کروں گا کہ اُنکے پاس مختلف مدعات میں اور کھیل اور اس کے علاوہ بنیادی ضروریات کے سلسلے میں خصوصی پیکچ کا اعلان کریں تاکہ ہمارے حلقات کے لوگ بھی دوسرے حلقوں کی طرح اپنے حق سے مستفید ہو جائیں۔ Thank you

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکریہ ملک صاحب جی ملک صاحب،

مک نصیر احمد شاہوی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ جناب اسپیکر صاحب! بلوچستان کے 20-2019 مک جو بجٹ اس ایوان میں پیش ہو چکا ہے وہ آپکے سامنے ہے اور آج اس پر بحث ہونے جا رہا ہے جناب اسپیکر صاحب! جب یہ بجٹ اس ایوان میں پیش کیا گیا تو اپوزیشن نے کوئی شوق کے مارے اس بجٹ پر اتنا احتجاج نہیں کیا۔ بلکہ اس بجٹ کے اندر جو خامیاں تھیں، اور بلوچستان کے وہ پسمندہ علاقوں جن کو نظر انداز کیا گیا تھا، اُس حوالے سے ہم نے اس پر اٹھ کر احتجاج کیا جناب اسپیکر صاحب! جس طرح ہم ہمیشہ یہ روناروٹے ہیں کہ بلوچستان اس ملک کا سب سے پسمندہ صوبہ ہے بلوچستان کو ہر دور میں نظر انداز کیا گیا ہے بلوچستان میں مسائل کا انبار ہے بلوچستان کے وسائل سب سے زیادہ ہیں لیکن پسمندگی اور غربت بلوچستان میں سب سے زیادہ ہے۔ دوسری طرف جناب اسپیکر صاحب جب کہیں مرکز سے ہمیں کوئی خیرات کی شکل میں تھوڑی بہت رقم مل جاتی ہے جب بلوچستان میں جب ہماری حکومت بیٹھ جاتی ہے اور اُنکی بجٹ بناتے ہیں تو وہ بجٹ بد قسمتی سے ہمیشہ جو ہے پسند و ناپسند کی بنیاد پر رہا ہے جس طرح ہمارے حکومت میں بعض دوست جوکل اپوزیشن میں تھے کبھی کبھار اٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ سابقہ دور میں ہمارے حلقوں کو اس طرح نظر انداز کیا گیا لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ آج جب وہ اس حکومت کا حصہ ہیں اس حکومت میں شامل ہیں آج وہ خود جب بلوچستان کا بجٹ بناتے ہیں تو پھر اس بلوچستان کے بجٹ میں وہی تفریق جو سابقہ دور کے اٹھ کر یہ ہمیشہ اُن سے گلہ کرتے تھے آج وہی کچن کینٹ جو ہے اُسی بجٹ پر اُسی طرح حاوی ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! جس طرح ثناء بلوج صاحب نے کہا کہ آج کوئی

کے اندر آپ دیکھ رہے ہیں کہ بڑی تیزی سے دیواروں کو رنگ و روغن کیا جا رہا ہے وہ روڑ ز جوا چھی حالت میں ہیں، بہتر حالت میں ہیں اُن کو اکھاڑ کر overlapping کر کے اُنہیں بنایا جا رہا ہے ہیں اور اسی کوئی کے مضافات میں اگر آپ جائیں، آپ سریاب کی مثال لے لیں جناب اسپیکر صاحب! آپ کچلاک کی مثال لے لیں، آپ ہندو ڈرک سرہ غرگئی کی مثال لے لیں جناب اسپیکر صاحب! آپ رَخْنُو، ڈیگاری، اور پنجابی کی مثال لے لیں جناب اسپیکر! اُن علاقوں میں نہ تو روڑ ہے اور نہ وہاں نالی ہے اور بد قسمتی یہ ہے کہ وہ کچروں کا بہت بڑی ڈھیر وہاں لگی ہوئی ہیں۔ حال ہی میں جناب اسپیکر! جو چار یونین کو نسل میٹرو پولیٹن میں شامل کیے گئے ہیں جس کے اندر یونین کو نسل کوئی میں کچھ بیگ، یونین کو نسل شادیزی، یونین کو نسل بلیلی اور یونین کو نسل کچلاک کے کچھ حصے، جن کو کچھ حصے ٹاؤن میں اور کچھ حصے میٹرو پولیٹن میں شامل کیا گیا ہے۔ آج پانچ یا چھ مہینے گزرنے کے باوجود جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں اُن علاقوں میں صفائی کا پرانا نظام وہی کچرے کے ڈھیر، وہی نالیاں، پہلے یہ تو کہا جاتا تھا کہ چونکہ اُن علاقوں کی نوٹیفیکیشن نہیں ہو چکی ہے۔ لیکن اب 5 یا 6 مہینے کے بعد ان کی نوٹیفیکیشن بھی ہو چکی ہے۔ جب بجٹ بنائے جاتے ہیں تو ہمارے میٹرو پولیٹن کے جو آفیسر ان ہیں وہ یہ کہتے ہیں ”کہ کوئی کے پرانے علاقے ہیں، ہم تو صفائی کیلئے ہمارے لیے وہ پرانے حلقوں ہی ناکافی ہیں لیکن جو نئے علاقے شامل کیے گئے ہیں اُن کیلئے انہوں نے کچھ بھی نہیں رکھا“، جناب اسپیکر صاحب! جس طرح ملک سکندر خان صاحب نے کہا کہ اس وقت کوئی آبادی 23 لاکھ سے زیادہ ہے۔ اور اس میں بننے والے جو سریاب کا علاقہ ہے دس لاکھ کی ایک بہت بڑی آبادی ہے یہاں سریاب میں بستے ہیں، لیکن آپ یہ سن کر حیران ہوں گے جناب اسپیکر! کہ وہاں پر صرف دو کالج ہیں، ایک گرلز کالج ہے اور ایک بوانز کالج ہے۔ اس دس لاکھ آبادی کیلئے اور آپ کے شہر کے اندر میرے خیال میں اتنے کالج ہیں کہ ہرگلی کوچے میں آپ کو ایک کالج نظر آیا گا۔ اس 23 لاکھ کی آبادی میں اور دس لاکھ کی آبادی کیلئے صرف بوانز ایک کالج اور ایک گرلز ڈگری کالج جبکہ باقی 13 لاکھ کے آبادی کیلئے میرے خیال میں آپ کو بے شمار کالج نظر آئیں گے اب میں بجٹ بننے سے پہلے باقاعدہ ہائی امجد بکیشن کا جو سیکرٹری ہے، ہم نے ایک زمین کی بھی نشاندہی کی کہ یہ سات ایکڑ زمین محکمہ ایگری کلچر کا ہے، یہاں پڑا ہوا ہے اور قبضہ ہو رہا ہے۔ خدار اس پر ایک گرلز کالج بنایا جائے۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اُس بجٹ میں اس بڑی آبادی کیلئے ایک کالج نہ گرلز کالج اور نہ بوانز کالج اسکے لیے رکھے گئے ہیں۔ میرے حلقوں میں صرف اور صرف دو مدل سکولوں کو جو ہیں وہ upgrade کیا جا رہا ہے۔ اور پورے سریاب میں اس وقت 4 بوانز ہائی سکول ہیں اور 2 گرلز ہائی سکول ہیں۔ اتنی بڑی آبادی کیلئے جب کوئی پنچ ہے جناب اسپیکر صاحب! تو کوئی میں ہم لوگ بھی

بنتے ہیں اور کوئی بڑی آبادی کے اندر ایک طرف آپ کوئی شہر یوں کو اذیت میں مبتلا کر کے وہ بنے ہوئے روڈوں کو دوبارہ اکھاڑ کر جلت میں تیزی سے اُن کو دوبارہ اُن پر سرخی پاؤ ٹوڑ لگا کر لوگوں کو سامنے پیش کرنا اُس سے بہتر وہ ہیں کہ قائد ایوان صاحب! سریاب کی طرف رُخ کریں۔ وہاں یہ گلی کو چوں میں نالیاں جو ایک سمندر کھڑے ہوئے ان کے لیے نالیاں بنائی جائیں جناب اسپیکر صاحب۔ وہاں روڈ زبانیا جائے وہاں سکول اور ہسپتال کی سہولتیں دی جائے۔ شیخ زید ہسپتال ل اتنی بڑی آج بھی ہم عرب امارات کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اُس وقت اتنی بڑی ہسپتال بنائی جو جدید سہولتوں سے آ راستہ ہیں۔ جس میں اربوں روپے خرچ کیا گیا جناب اسپیکر صاحب۔ جب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں جو غیر سنجیدگی کا مظاہرہ اس ایوان میں کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح بجٹ بنانے میں بھی اسی طرح غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کیا گیا۔ کہ آج جو ہے اپوزیشن سرپا احتجاج ہے، اور ہمارے سی ایم صاحب تو ایک دفعہ پہلے میں نے اپنے تقریر میں کہا کہ ایک حکومتی رکن اٹھتا ہے اُس کری سے دوسرا بیٹھ کر اپنامدعا پیش کرتا ہے میرے خیال میں ہمارے لیے تو میرے خیال میں اپوزیشن کے لیے واحد فرم یہی ہے کہ ہم اپنے مسائل اور مشکلات جو ہیں اُن تک پہنچائیں۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ اُس میں ہمارے مسائل اور مشکلات پر عملدرآمد تو دور کی بات ہے اُس کو نوٹ کرنے کے بھی میرے خیال میں آج آپ دیکھ رہے ہو کہ وہ فناں منظر بیٹھا ہوا ہے، اپنے ایک ساتھی کے ساتھ گپ شپ لگا رہا ہے، نہ رہا ہے اور سی ایم کے ساتھ میرے خیال میں یہ پانچواں بندہ جو میں دیکھ رہا ہوں اُٹھ کر جو ہے جناب اسپیکر! ہم اُن کی سنجیدگی کی بات کرتے ہیں آج بلوچستان کے عوام اُن کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب یہ document یہ آج ایک پروف ہے۔ آج ایک documentary شکل میں آپ کا ہے کہ اس کے اندر کیا گل کھلایا گیا ہے آپ چند تعلیم یافتہ لوگوں کو بھاکر دیکھیں وہ اس میں حکومت کی وہ چھروہ واضح و عیاں ہو جائیگا کہ اس کے اندر کیا کچھ کیا گیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! ہمیں اس پر کوئی میرے خیال میں کسی کے حلقے کو میں ذاتی طور پر اس لیے شانہ نہیں بناؤں گا کہ شاید کل وہ اپنے علاقے میں یہ کہیں کہ دیکھو! یہ بھی بلوچستان کا حصہ ہے اپوزیشن۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب انصاف نہیں ہوگا۔ ہمارے علاقے میں تھانے تو بنائے جاتے ہیں، لیکن ٹھیک ہے وہ لاءِ اینڈ آرڈر کے لیے ضروری ہے کہ ایک تھانہ نہیں دس تھانے پہلے میرے خیال میں اس پوری آبادی کیلئے صرف ایک سریاب تھانہ ہوا کرتا تھا آج میں خود نہیں گن سلتا کہ سریاب کے اندر کتنے تھانے ہیں۔ تو جتنے تھانے سریاب میں بننے ہوئے ہیں اگر اتنے سکول سریاب کے اندر بننے تو آج میرے (ڈیکس بجائے گئے) آج میرے خیال میں کرامہ ریٹ خود بخود کرامہ ریٹ گر جاتا جناب اسپیکر صاحب! آپ اُس طرف بھی دیکھیں جب

نا انصافیاں بڑھ جاتی ہیں تو پھر اس معاشرے کے اندر باغی لوگ پیدا ہوتے ہیں اور یہ پھر اسی معاشرے سے نکل کر جو ہے ہمارے لیے ایک ناسور بنا رہتا ہے۔ بجائے اس کو ڈنٹے کے زور سے کنٹول کریں بلکہ ہم ان کو اچھی تعلیم، اچھی تربیت دے دیں۔ ان کو روزگار دے دیں تاکہ ان کا رخ کبھی ان جرائم کی طرف نہ ہوں۔ اور وہ خود بخود اس فساد اور اس دلدل سے نکل جائیں۔ جناب اپنے! میں ایک چھوٹی سی مثال دے دوں گا اور میں یہاں بیٹھے ہوئے چیف سینکڑری صاحب کو وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ میں دعوت دیتا ہوں کہ اگر آپ چھٹی کے دنوں میں ایک دن فارغ ہو کر گزر ہائی سکول کیچھی بیگ کا ایک چھوٹی سی دورہ کریں۔ پھر آپ کو وہاں خود دیکھ کر کہ ایک پانچ یا چھ ہزار فٹ کی سکول میں دو ہزار بچیاں پڑھتی ہیں اور آپ اس سکول میں 120 بچیاں بھی ایک کمرے میں دیکھ کر پڑھائی تو اپنی جگہ پر، میرے اپنے علاقے کا سکول ہے گھر کے ساتھ ہے۔ جس دن میں اُس کمرے میں چلا گیا خدا کی قسم میں پانچ منٹ اُس کمرے میں خود کھڑا نہیں ہو پا رہا تھا۔ میں جلدی سے اُس کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہاں پر آپ پڑھائیں گے کیا ان بچیوں کو؟۔ آپ انکو تعلیم کیا دے دیں گے۔ وہاں پر رفع حاجت کیلئے آپ دیکھ لیں یہ 2 ہزار بچیوں کیلئے دو ٹوٹے پھوٹے بیت الخلاء بننے ہوئے ہیں آپ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ 2 ہزار بچیاں یہی وقت کیا، اس حالت میں کیا پڑھیں گی۔ اور ہمارے سنجیدگی کا یہ عالم ہے جب ہم اس فلور پر آ کر بول لیتے ہیں تو پھر ہماری حکومتی اراکین ہیں وہ پھر شاید یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اپوزیشن ہم سے jealous ہیں۔ جناب اپنے صاحب! آپ کے اس بحث میں ایک بہت بڑا تفریق ہے، یہ نہیں کہ ہماری اپوزیشن کے ساتھ نا انصافی کی گئی ہے، یہ بلوچستان کے ساتھ نا انصافی ہے، جو حلقے اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے حلقے ہیں وہ بھی بلوچستان کے حصے ہیں۔ اگر وہ حلقے پسمندہ رہیں گے تو بلوچستان پسمندہ رہے گا۔ صرف کوئی سڑی کا ایک ایریا یہاں پر develop ہو گا اور کوئی نہ کے اندر سریا ب میں پانی نہیں ہو گا میں کا یہاں بخال نہیں ہو گی، گیس نہیں ہو گا، یہاں سکول ہسپتال نہیں ہے یہ ایک چھوٹا سا بجٹ میرے خیال میں باقی بلوچستان کا بعد میں کریں۔ اور مجھے امید ہے قائد ایوان اپنی تقریر میں ضرور میری اس بات کا جواب دیں گے کہ میرے اس سکول کا دورہ ضرور کریں گے اور وہ خود اپنے آنکھوں سے دیکھیں گے۔ میں چیف سینکڑری صاحب کا شنرگزار ہوں مجھے تو نہیں کہنا چاہیے تھا کہ وہ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، یہ ایک روایت نہیں ہے۔ میں نے اسی اسمبلی کے فورم پر وزیر اعلیٰ کو کئی دفعہ دعوت دی کہ جب مستونگ، قلات، دشت اور ان علاقوں میں جب وہاں کوئی حادثہ ہوتا ہے بہت بڑے حادثے ہوئے ہیں، درینگرڈ کا واقعہ آپ کے سامنے ہیں کہ چار سو یا پانچ سو بندے جب زخمی ہوئے تو ان کو ہم یا تو ٹرم اسینٹر یا پھر CMH کی طرف رکھ کریں۔ وہ قریب میں جوش زید

ہسپتال تھا اگر وہاں ٹرامسینٹر ہوتی، وہاں اُس وقت ایکر جنپی کا یہ سلسلہ ہوتا تو میرے خیال میں یہ بھیڑ کریوں کی طرح جوانے لوگ ڈاکٹروں کے سامنے نہ پڑپ کرنیں مرتے۔ کہ لوگ اپنے مریضوں کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن اُنکے لئے وہاں سڑپچھنیں تھے۔ وہاں وہ سہولیات نہیں تھے۔ کہ وہ کسی کو ایک خون کا وہ لگا کر یا فوری طور پر طبی امداد کیجھ کر اُس کو فارغ کرتا۔ بہت سارے دوست مجھے خود کہتے، ڈاکٹر جہانزیب کے بچ کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ ہمارے اصغر خان اچکزئی کے بھائی وہ خود چلے گئے۔ اُس کی مثال آپ کے سامنے ہیں کہ یہ لوگ پڑے ہوئے تھے ایک ایک دو دو گھنٹے تک۔ لیکن چونکہ مریض اتنے زیادہ تھے اور آپ کے سہولیات کم تھے۔ یہ سارے دیکھتے دیکھتے اُن کے لیے مر گئے۔ تو آج ہمیں ان چیزوں سے سبق سکھنا چاہیے تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم نیشنل ہائی وے پر ٹرامسینٹر بنائیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! جو ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں سے کوئی یعنی وہاں پر ٹرامسینٹر بنایا جائے۔ گاڑیاں تو یہی سے گزرتی ہیں۔ ظاہر ہے سریاب سے جب گزرے گاشخ زید ہسپتال کا ٹرامسینٹر اگر active ہوگا وہاں اُس کے بعد پھر مستونگ کی باری ہوگی۔ پھر قلات کی باری آئیگی پھر منگر کی باری پھر خپدار کی باری ہوگی۔ اگر یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے اپنے ٹرامسینٹر functional ہو تو یہاں پیسے خرچ کئے جاتے۔ یہاں ڈاکٹر موجود ہوتے تو میرے خیال میں آپ نیشنل ہائی وے پر جب ڈاکٹر ہسپتال میں نہیں بیٹھتے تو نیشنل ہائی وے پر کس طرح بیٹھ کر وہ لوگوں کی خدمت کریں گے۔ جناب اسپیکر صاحب! لا یو اسٹاک کے حوالے سے میں نے ایک اور مثال بھی دی ہے۔ میرے حلقتے میں لا یو اسٹاک کی ایک کوارٹر پڑی ہوئی تھی وہاں اُن کی وڈری ہسپتال بھی تھی۔ اب وہ قبضہ ہو چکا ہے پچھلے دنوں سیکرٹری صاحب کے پاس گیا۔ کہ یہ قبضہ ہو چکا ہے۔ اور یہ آپ لوگوں کی عمارت ہے۔ اگر آپ اجازت دے دیں تو ہم اسکو ایک پرائمری سکول میں convert کرتے ہیں۔ اُس نے کہا کہ یہ کونسا عمارت ہیں تو میں نے اُس کی نشاندہی کی۔ اُس نے وہاں سے پوچھ لیا کہ واقعی پتہ چلا کہ یہ ہماری عمارت ہے اور وہ قبضہ ہو چکا ہے تو بدستمی یہ ہے کہ وہ پرائمری سکول جس کی میں نے نشاندہی کی وہ پرائمری سکول بھی نہیں بن سکا۔ اور ہمارے سریاب کے علاقے میں سریاب کے علاقے میں بہت ساری سرکاری زمین 184 ایکڑ صرف محلہ ریسرچ ایگری کلچر کی پڑی ہوئی ہیں، اُس ریسرچ کا یہ عالم ہے کہ ڈیڑھ انج کا ایک ٹیوب ولی لگا ہوا ہے وہاں پر 80 کے قریب کوارٹر ہیں۔ اور وہاں ایف سی کا ایک بہت بڑا کمپ ہے یہ پانی اُن کو پورا نہیں کرتا۔ یہ 184 ایکڑ جو ہمارے پورے بلوچستان کے ایگری کلچر ریسرچ ہے۔ وہ open پڑا ہوا ہے اور وہاں کوئی ریسرچ کا کوئی کام نہیں ہوتا۔ تو میں کہتا ہوں کہ اتنی بڑی عمارت کو بجائے ہم دیکھتے رہیں کہ وہ خالی پڑا ہوا ہے یہاں کھیل کے میدان بنایا جائے۔ یہاں سکول بنایا جائے یہاں

ہسپتال بنایا جائے۔ اور ریسرچ کیلئے ایک چھوٹی سی زمین رکھتے 184 کیٹر کی بجائے وہاں 160 کیٹر رکھ دیں۔ وہاں 150 کیٹر رکھ دیں باقی 20 یا 25 کیٹر وہاں جو خالی پڑی ہوئی ہیں۔ اُس سے کام لیا جائے۔ جناب اپیکر! سریا ب پیکچ یا کوئی پیکچ میں ہمارے علاقوں میں کچھ کام ڈاکٹر مالک کے دور میں شروع کیا گیا تھا۔ جب وہ وزیر اعلیٰ تھا۔ اُس وقت سے آج تک بہت سارے علاقوں میں جو نالیاں بنائی گئی ہیں اب تک اُس علاقوں میں اُس نالیوں کی جو drainage ہے اُن کی نکاس اب تک نہیں ہو چکی ہے۔ یعنی وہ درمیان میں چھوڑا گیا ہے۔ میں نے کئی دفعہ وزیر اعلیٰ صاحب کے بھی نوٹس میں لایا گیا کہ ان کو پا یہ تکمیل تک پہنچایا جائے اور خاص کر جو سریا ب کے لیے ایک مکمل پلان بنایا جائے۔ وہاں روڈوں کا وہاں نالیوں کا اُن کی ما سٹر پلان اس قسم کی اُن کیلئے بنایا جائے۔ اور جناب اپیکر صاحب! مجھے اُمید ہے، اب بھی وقت ہے بجائے اس کا کہ ہم آپس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کے قصیدے پڑھیں۔ اور ایک دوسرے کو خوش کرتے جائیں۔ بلوچستان کے اُس پسمندہ علاقوں کی طرف ہماری نظر ہو۔ جہاں کی عوام ہماری طرف دیکھ رہے ہیں ان انصافیوں کو۔ ہم فیصلہ کریں کہ خواخواہ جہاں اگر دس سکول ہیں تو آپ کیوں وہاں مزید سکول بنائیں گے۔ جہاں روڈ زکی ضرورت ہیں وہاں روڈ بنائیں۔ مجھے ایک بات عبدالخالق ہزارہ کی بہت اچھی لگی کہ اب ہمارے علاقے میں سکول کی کوئی ضرورت نہیں تو اُنہوں نے یعنی اس اسمبلی کے فلور یہ admit کیا کہ اُس کے علاقے میں سکول کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ضروریات پوری ہیں۔ اُس کے علاقے میں میرے خیال میں شہر کے اندر ہے اور چھوٹا ایریا ہے اور میرے خیال میں وہاں کھیل کے میدان بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ وہاں کے سکول کے علاوہ ہسپتال کی سہولت وہ بھی ہے۔ لیکن وہ پیسے جو آپ نے وہاں شہر کے سینٹر پر خرچ کرنے ہیں آپ اُس کے مضافات میں خرچ کریں۔ تاکہ ایک تو یہ ہے کہ یہ تغیریں بھی ختم ہو۔ اور پھر ان علاقوں کے لوگ جو ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے ایک اگر ٹیچر ہے اُس کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ میری ٹرانسفر کوئی شہر کے اندر کیا جائے۔ کوئی ڈاکٹر ہے وہ کہتا ہے کہ مجھے سول ہسپتال میں بھیجا جائے اگر یہ تمام سہولتیں کوئی کے مضافات میں ہو گئے تو پھر کوئی یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کریگا انہیں الفاظ کے ساتھ آخر میں میں ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

بہت مہربانی والسلام۔

جناب ڈپٹی اپیکر: جی شکریہ ملک صاحب۔ جی زا بدلی ریکی صاحب۔

میرزا بدلی ریکی: Thank you جناب اپیکر! bundle of thanks! بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب اپیکر صاحب! قائد ایوان صاحب شکر ہے کہ وہ میٹھا ہوا ہے، اُمید جلدی نہیں جائیں گے۔ جو PSDP

پچھے سال کا چلا گیا، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ہمارے ضلع میں ایک روپے کا کام نہیں ہوا۔ آگے PSDP جناب اسپیکر صاحب! 2019 کا اُس دن جب لاکے ہمارے ٹیبلوں پر رکھ کر، ہم نے خوشی PSDP کو اپنے دل میں رکھ کر کہ چلے گئے گھر کہ قائد ایوان صاحب فناں منظر ظہور صاحب شاید اس بدجنت ڈسٹرکٹ ضلع واشک یعنی بلوچستان ایک طرف یعنی واشک ڈسٹرکٹ ایک طرف، تین دن میں پڑھ پڑھ کے آنکھیں بالکل خراب ہو گئیں۔ آخر مجھے کل تو جانا ہے ڈاکٹر کے پاس رات کو 10 بجے 11 بجے میں نے C.M صاحب کو Whatsapp کیا، CM صاحب یہ میرا واشک کا PSDP ہے۔ میں نے تین دن سے پڑھ رہا ہوں۔ اس میں نہ Sports، نہ Health، نہ Education ہے اس میں کوئی چیز نظر نہیں آ رہی ہے۔ CM صاحب! PSDP میں اپنے دل میں رکھا ہے CM صاحب، میں نے نہیں پھاڑا ہے میں اس کو نہیں پھاڑ دنگا۔ یہ سال گزر گیا ہے دوسرا سال میں کہا کہ شاید یہ واشک کو اللہ تعالیٰ پروردگار سرزنش و شاداب کرے۔ مگر قائد ایوان صاحب پتہ نہیں اس ضلع نے کیا گناہ کیا ہوا ہے؟ ایک گناہ ہے میرے نظروں میں جناب اسپیکر صاحب! کہ یہ ضلع واشک کے مظلوم، غریب لاچار لوگوں نے مجھے دوٹ دیا ہے زابد کو دوٹ دیا ہے وہ گناہ ابھی تک اس لوگوں کے بلوچی میں مشتمل ہے سریچا مپٹ لگ رہے ہیں۔ قائد ایوان صاحب، اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو خود ضلع واشک کیلئے مومن کرے۔ بلوچستان اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاز بھی دیا ہے ہیل کا پڑبھی دیا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ایک ضلع کو visit ہوائی ذریعے سے بسمیہ، ناگ، واشک، ماٹیل یہ تین چار گھنٹے لگیں گے، آپ visit کر کے پھر آئیں پھر آپ مجھے خود بولیں گے کہ واقعی زابد جور و رہا ہے یہ حق ہے یا جھوٹ ہے؟ پھر اس اسمبلی فورم میں سب بیٹھے ہیں سارے معزز اس میں بیٹھے ہیں، سب کو پتہ چلے گا کی واقعی صحیح ہے یا غلط ہے، ابھی اس PSDP کو قائد ایوان صاحب نے کہا کہ آپ نے پھاڑا ہے میں اس کو اٹھا کے قائد ایوان صاحب کے پاس جا رہا ہے بلوچستان کے پاس جا رہا ہوں کہ وہ پڑھ کے پھر اسی فورم میں دو تین کے بعد بتا دیں کہ واشک میں کونسے کوئے development کام اُس نے اس PSDP میں دیا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی مولوی نور اللہ صاحب۔

مولوی نور اللہ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب اسپیکر! PSDP کے حوالے سے ساتھیوں نے اظہار خیال فرمایا، شاید میں اپنے علاقے کی محرومیوں کے حوالے سے بات کرتے ہوئے، شاید ہمارے محترم قائد ایوان اور دیگر معزز ارکین اسمبلی ان کے خیال میں یہ نہ آئے کہ یہ قومیت کے

جدبات سے دوچار ہو کر اظہار خیال فرماتے ہیں، اس وجہ سے میں نے ایوان کے سامنے ایک حدیث تلاوت کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ "جس مومن نے اسما بیت اور قبیلہ پرستی اور قوم پرستی کی وہ ہم میں سے نہیں"۔ اسی طرح دوسرے حدیث میں آیا ہے "جو بھی بندہ قومیت اور اسما بیت کے نام پر لڑے گا اور وہ مرجائے اسی نعرے پر تو وہ ہم میں سے نہیں"۔ یہ ہمارا ایمان، اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے قرآن کریم میں کہ "میں نے آپ کو مختلف قبائل میں پیدا فرمایا ہے۔ اس لیے کہ آپ لوگوں کا تعارف ہو۔" تو میں اس جذبات سے دوچار نہیں ہوں مگر میری باتوں سے ہماری محرومیوں کے حوالے سے اظہار خیال سے یہ شاید بعض حضرات یہ تاثر دیں گے کہ یہ مولانا اپنے پیغمبر ﷺ کی ہدایات سے ماوراء اور بالاتر ہو کر قومیت سے دوچار ہیں۔ قومیت کے جذبات سے دوچار ہے۔ اس PSDP کے حوالے سے سرسری جائزہ لیکر ہمیں اور ہمارے عوام، ہمارے حلقوں کے ساتھ جو بے انصافی ہوئی ہے، اس پر ہمیں دُکھ ہو رہا ہے۔ یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں انصاف کا دعوت دیا گیا ہے تمام مسلمانوں کو (عربی ترجمہ) انصاف کے ساتھ قول اور ناپ کیا کرو، (ترجمہ) انصاف کرو تقویٰ دار بن جاؤ گے۔ مختصرًا ہمارے دس اضلاع میں جن کے 12 ممبرز ہیں صوبائی اسمبلی کے۔ وہ اضلاع موسیٰ خیل، شیرانی، قلعہ عبداللہ، پشین، زیارت، ہرنائی، لورالائی، دکی، ٹزوہ، قلعہ سیف اللہ ان دس اضلاع میں جو بلوجستان کے 40% حصہ ہے اور 60% دیگر اضلاع اور علاقے ہیں، ان کیلئے اس PSDP میں رکھے گئے 7357 میلین روپے ہیں اور دیئے گئے جو 4909 میلین ہے۔ (اذان۔ خاموشی اختیار کی گئی)

10 منٹ نماز کیلئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(وقفہ نماز کے بعد اجلاس رات 08:00 جگہ 15 منٹ پر دوبارہ شروع ہوا)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی میڈم بشری اُس ٹائم آپ کیا کہنا چاہی تھی۔

محترمہ بشری رند: جناب اسپیکر! آپ کی طرف سے کبھی کبھی نا انصافی ہوتی ہے ہم خواتین کو بالکل بولنے کا موقع نہیں دی جاتی ہے اور اپوزیشن کو آپ ڈیر ہڈیر ہگھنہ سنتے ہیں۔ میں آپ کی ہمت کو داد دیتی ہوں۔ تو بس یہی گلہ آپ سے تھامیں نے کہا کبھی ہم خواتین کو بھی بولنے کی اجازت دے دیا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ابھی آپ کو اجازت ہے جتنا بولنا چاہتے ہیں بولیں۔

محترمہ بشری رند: نہیں نہیں ابھی نہیں ابھی کچھ بولنے کوئی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ جی شاء بلوج صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوج: thank you جناب اسپیکر۔ بالکل بشری صاحب ٹھیک کہتی ہے کہ خواتین کو موقع

مانا چاہیے اُن کا perspective بھی آنا چاہیے۔ دوسری ایک بات میں تقریبیں کروں گا میں صرف یہ point of order پر آپ کے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ ایک چھوٹی سی روشنگ دے دیں کہ حکومت بلوچستان کے تمام جو سیکرٹری صاحبان ہیں، وزراء صاحبان ہمارے political representatives ہیں جو اپنے مصروفیات ہیں جو political colleagues معاملات ہے اس بجٹ تقریب میں بہت سی اچھی technical ہمیرے خیال میں کوچھ کرنے میں یا بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اُس میں نام مکملوں کے جو سیکرٹری صاحبان ہیں بیٹھے رہے تو اچھی بات ہے۔ جس طرح ملک نصیر صاحب نے دو چار بڑی اچھی تجاویز دی ہیں، بعد میں جو ایک دو اور speeches آئیں گی دونوں بڑے اہم ہے تو مکملوں کو پابند کریں کہ وہ نوٹس لے اور ان کے باقاعدہ minutes نہ صرف اپنے مکملوں کو چیف سیکریٹری صاحب کو باقی بلوچستان حکومت کو پہنچائیں اور یہ minutes بعد میں آپ تک بھی پہنچائیں تاکہ کم سے کم سے کم وقت فوتا جو بلوچستان کے social sector پر production related issues development کے law and order issues ہیں، ہمارے employment related issues ہیں تو ہمارے پاس یہی record میں رہے کہ کچھلی اسمبلی میں اس طرح کی باتیں ہوئی تھیں۔ ان کو مکملوں نے بھی note کیا تھا اسمبلی میں بھی اُس کی ریکارڈ جو ہے وہ لا بہری میں پڑے ہو تو یہ تھوڑا اسماں formal طریقے سے چیزیں پھر بعد میں ریکارڈ کی درستگی کے لیے اور بہتر بنانے کے لیے بھی معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جناب شناہ بلوچ صاحب آپ نے ٹھیک فرمایا۔ یقیناً یہ اہم session ہے ہمارے لیے۔ سیکریٹری صاحبان کو تو میں یہی کہوں گا کہ وہ یہ اہم session میں بلکہ صرف اس اہم میں نے کوشش کریں کہ ہر اجلاس کو attend کریں تاکہ اُن کو پستہ چلے جو ہمارے نمائندگان یہاں کہنا چاہتے ہیں اور اُن کے جو مطالبات ہیں۔ مولوی صاحب! اگر آپ اپنی بات پوری کرنا چاہتے ہیں۔ جو بیٹھے ہوئے ہیں اُن کو سنا دیں، مولوی صاحب۔

مولوی نور اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب اسپیکر! تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے اس بلوچستان کے مشرقی side پر واقع 10 اضلاع جن کے نام یہ ہے، ضلع موئی خیل، ضلع شیرانی، ضلع قلعہ عبداللہ، ضلع زیارت

، ضلع ہرنائی، ضلع لورالائی، ضلع ڈکی، ضلع ژوب، ضلع قلعہ سیف اللہ ان اضلاع کے بارہ صوبائی اسمبلی کے members ہیں اور یہ رقبے کے حوالے سے بلوچستان کا 40% حصہ ہے۔ تو اس کے لیے اس PSDP میں ان تمام اضلاع اور ان تمام members کے جتنے اسکیمیں ہیں اُن کے لیے رکھے گئے ہیں 7 ہزار 357 ملین سے 4 ہزار 909 ملین دیئے گئے ہیں۔ یعنی پورے دس اضلاع کے لیے پانچ ارب روپیہ دیئے گئے ہیں بارہ ممبرز کے لیے۔ جب کہ اس کے مقابلے میں ضلع کوہٹہ ایک ضلع ہے اور اس کا رقبہ بلوچستان کے رقبے کے تقابلے سے میرے خیال 5% ہوگا۔ اور اس کے بھی نو members ہیں اس کے لیے اس PSDP میں 25 ہزار 208 ملین روپے رکھے گئے ہیں اور اس کو 9 ہزار 205 ملین روپے دیئے گئے ہیں۔ اور 10 ارب روپیہ وفاق کے طرف سے دیے گئے ہیں وہ اس کے علاوہ ہے۔ اور کوئی شہر میں عوام کو کون سا وہ سہولت میسر نہیں ہے۔ بہاں پر سینکڑوں ہسپتاں ہے، اور درجنوں کا الجزو اور ہزاروں اسکولز ہیں اور اس کے باوجود کوئی کو اتنا وافر مقدار میں فنڈ ملا ہے۔ ہمارے علاقے میں اسکول ہے چھت نہیں ہے میں اُس کا video بنا کے انشاء اللہ چیف سینکڑی صاحب کے آفس بھی بیچ دوں گا اور سی ایم صاحب کے پاس بھی بیچ دوں گا۔ ہمارا بھی ان دس اضلاع کا آبادی 40 لاکھ کے قریب ہے۔ اگر کوئی کا آبادی 35 لاکھ ہے تو اتنا ہی آبادی ہماری ان حلقوں میں ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر بے انصافی کا یہ عالم ہے کہ صرف ضلع سبیلہ جس کے دو مرہ ہے ایک ہمارا سی ایم صاحب، اور ہمارے محترم سردار صالح محمد بھوتانی صاحب ہے۔ اس ایک ضلع کے لیے اس PSDP میں 9 ہزار 993 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔ اور ان 9 ہزار 993 ملین میں سے 6 ہزار 651 ملین روپیہ اس سال دینے ہیں اور دیئے گئے ہیں ایک ضلع کو، جس کا دو members ہے، کیا یہ انصاف ہے۔ کیا اپوزیشن کے حلقوے یا ہمارے حلقوں میں وہ لوگ جو اپنے حکومت کے اتحادی ہونے کے بنیاد پر اپنا بھی استعمال کروارہے ہیں اور استعمال کر رہے ہیں۔ کیا ہم اس کے حق دار نہیں کہ ہمارے بچے اسکول میں پڑھے اُن کو تعلیمی سہولیات میسر تھیں کے لیے بہت ایسے تخصیلیں ہیں جس میں انتظامیہ کی کوئی دفتر نہیں ہے اور ہم نے بار بار اس کو بتا دیا ہے۔ ایک تخصیل کے لوگ اپنے لوکل بنانے کے لیے دوسرے تخصیل میں جاتے ہیں کیونکہ اُس کی انتظامیہ اُدھر بیٹھا ہوا ہے۔ صرف سکندر آباد کے نام سے چاغی میں پانچ اسٹیڈیم ایک ہی نام سے دو دو کروڑ روپیہ کی رقم سے بنانے کے لیے اس PSDP میں رقم رکھا گیا ہے۔ تو ہم آپ کے توسط سے اور اس اسمبلی کے توسط سے جام صاحب سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ بیشک یا پورا بلوج، ہمارے پیشون بیلٹ کا جو فنڈ ہے یا آپ کے حلقوے اور آپ کے ضلع کے فنڈ کے آدھا ہے۔ تو براہ کرم ہم صبر کے عادی ہیں، ہم محرومیوں سے دوچار ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ آپ کو اور

آپ کے عوام کو اور آپ کے بچوں کو تعلیم کی ضرورت ہیں زندگی کی سہولتوں کی ضرورت ہے تو برائے کرم ہم اسی فنڈز سے دستبردار ہوتے ہوئے یہ بھی آپ اپنے اسمبلیہ اپنے حلقوں میں لے جائیں۔ اور پھر آئندہ کے لیے ہمارے عوام سے گلہ کوئی نہ کرے کہ کیوں اٹھ رہے ہیں، کیوں قانون کا احترام نہیں کر رہے ہیں، کیوں جذباتی سیاست کر رہے ہیں، تو یہ ہماری مجبوری ہیں، یہ اس کے خلاف احتجاج کرنا، اس کے خلاف منظم سیاسی جدوجہد کرنا یہ ہمارا حق ہے یہ حق ہمیں اسلام نے دیا ہے، جمہوریت نے دیا ہے، انسانیت نے دیا ہے، جب کوئی ہمارے ساتھ اسلامی روایتیں رکھے گا، انسانیت والا معاملہ نہیں اپنائے گا تو ہم جدوجہد کرتے رہیں گے، ہم احتجاج کرتے رہیں گے۔ ہم یہ طعنے دیتے رہیں گے ہم اس برملا انصاف کا طلبگار ہوئے گے۔ اور کسی صورت ہم کسی کو بھی نہیں بخشنیں گے۔ اور نہ کسی کو اس استھصال کی اجازت دینے گے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اپیکیر: جی شکریہ مولوی صاحب۔ آج کے دن کے حوالے سے میرے خیال سے اتنا ہی کافی ہوگا۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 24 جون 2019ء بوقت شام چار بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس 8 جگہ 30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

37

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

38

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

39

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

40

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

41

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

42

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

43

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

44

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

45

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

46

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

47

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

48

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

49

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

50

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

51

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

52

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

53

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

54

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

55

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

56

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

57

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

58

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

60

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

61

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

64

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

65

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

66

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

67

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

68

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۶۹

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

70

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

71

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

72

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

73

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

74

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

75

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

76

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

78

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

79

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

80

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

81

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

83

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

84

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

85

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

86

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

87

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

88

22/جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

90

22 جون 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

91